حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ

عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا زعم ہو گا کہ
وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔

فتنۂ قادیانیت اور قیامِ پاکستان

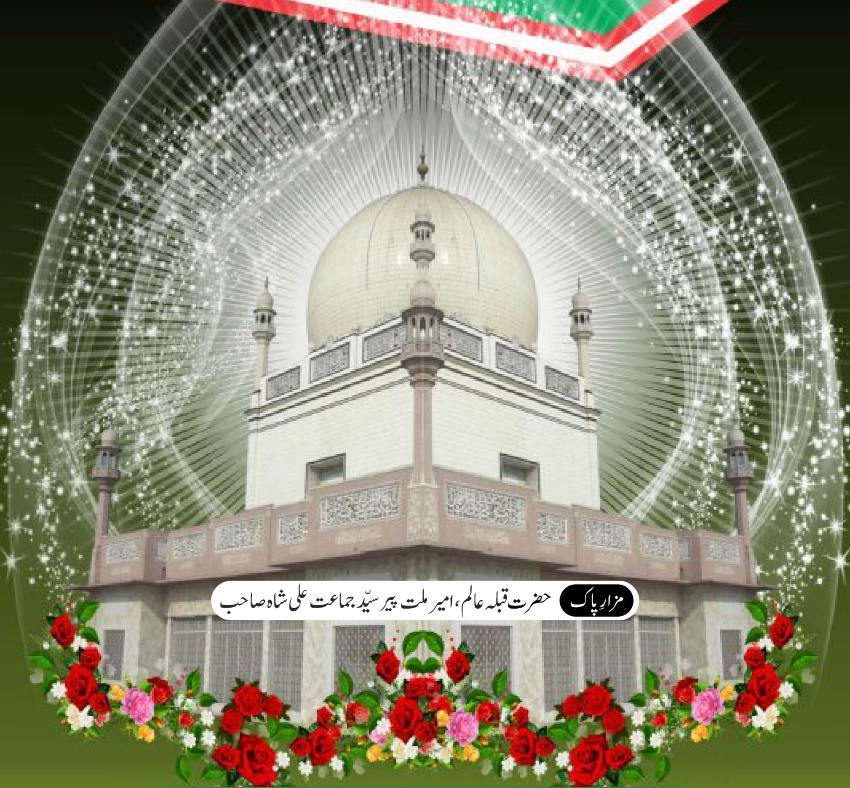

مزار پاک حضرت قبلہ عالم، امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب

از قلم :- صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ وَالۡاَوۡلِیَاءِ وَالصَّالِحِیۡنَ

اے تمام حضرات انبیاء کرام کے سردار اور تمام حضرات انبیاء کرام پر مہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام حضرات انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام آلِ پاک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حضرات صحابہ کرام پر اور تمام حضرات اولیاء کرام پر اور تمام نیک لوگوں پر درود اور سلام ہو۔

حق اللہ جل جلالہ — القہار — حق اللہ جل جلالہ

الحکیم — اللہ جل جلالہ — الجبار — اللہ جل جلالہ — الظاہر

الحکیم — اللہ جل جلالہ — الکبیر

اللہ جل جلالہ — الجبار — اللہ جل جلالہ

حق اللہ جل جلالہ — القہار — حق اللہ جل جلالہ

المدد یا حق اللہ جل جلالہ

اے میرے اللہ

المدد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام کائنات سے ہر طرح کے کُفر و باطل، فِتنوں، بُرائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ

المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار

منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور

سچ خواجہ

www.HaqWaliSarkar.com

یا سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المدد یا مشکل کُشا خواجہ جی سرکار

دعا

اے اللہ! جو بھی شخص اس کتاب کو محبت و شوق سے پڑھے اس کو ہدایت کا نور عطا فرما اور اس کے ایمان اور علم و عمل میں اضافہ فرما اور اسے میرے مُرشِدِ اکمل، پیر جن و بشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فیض عطا فرما۔

آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

کتاب :۔ فتنۂ قادیانیت اور قیامِ پاکستان

از قلم :۔ صاجزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

باراول تا بارسوم :۔ مئی 2020ء تا فروری 2021ء

تعداد :۔ 15000 (پندرہ ہزار)

بار چہارم :۔ جنوری 2022ء تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)

ہدیہ :۔ 50 روپے

ناشر : تنظیم حُرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُر انوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

انتساب

میرے پیارے پیارے

مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر

خواجۂ خواجگان، غوثِ زماں

خواجہ جی حق ولی سرکار

کے نام

جن کی دعاؤں اور توجہ سے اس گناہ گار کو یہ

کتاب پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
اسے ضرور پڑھیں	7
آیاتِ مبارکہ	17
احادیثِ مبارکہ	20
فتنۂ قادیانیت اور ان کے عقائد	24
امیرملت رحمۃ اللہ علیہ اور فتنۂ قادیانیت	56
امیرِملت رحمۃ اللہ علیہ اور قیامِ پاکستان	63
قائدِاعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات	83

www.HaqWaliSarkar.com

یا الٰہی! ہمیں آزادی کی قدر
کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اللہ سبحانہ تقدس کے (آخری) رسول ہیں۔

قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

میں کون ہوتا ہوں آپ کو آئین دینے والا۔ ہمارا آئین تو ہمیں آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی ہمارے رسول نے دے دیا تھا۔ ہمیں تو صرف اس آئین کی پیروی کرتے ہوئے اسے نافذ کرنا ہے اور اس کی بنیاد پر اس مملکت میں اسلام کا عظیم نظامِ حکومت قائم کرنا ہے اور یہ پاکستان ہے۔

اسے ضرور پڑھیں

اللہ سبحانہ تقدس کا لاکھ ہا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا فرمایا اور پیدائشی طور پر دینِ اسلام کی دولت سے نوازا اور الحمد للہ ہم مسلمان ہیں۔ اگر ہم کسی یہودی، عیسائی یا ہندو کے گھر پیدا ہوتے تو شاید ہم ایمان کی دولت سے محروم رہتے اور پھر آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہمارا ٹھکانہ ہوتا۔ پھر لاکھ ہا شکر کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب، خاتم الانبیاء، قاسمِ رحمت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا لہٰذا دنیا اور آخرت کی سب سے بڑی دولت اور نعمت دینِ اسلام کی دولت و نعمت ہے اور اس کے بعد دوسری سب سے بڑی نعمت اور دولت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی ہونا ہے اور جس نے ان دونوں نعمتوں کی قدر و اہمیت جان لی اور اس کا مکمل کیفیت کے ساتھ شکر ادا کرتا رہا تو اس نے دنیا اور آخرت کی سعادتیں اور کامیابیاں حاصل کر لیں۔

پھر لاکھ ہا شکر کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ گناہ گار کو ولیِ کامل، مرشدِ اکمل، غوثِ زماں حضور خواجہ جی حق ولی سرکار سے نسبت اور تعلق عطا فرمایا کہ جن کی محبت و صحبت اور توجہ و فیض اور تبلیغ و ارشاد سے دینِ اسلام کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کی اور حضرات اولیاء کرام کی قدر و منزلت ہزاروں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی۔

ان انعام و اکرام کے علاوہ ایک اور احسان اور کرم اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر یہ بھی ہے کہ ہمیں ایک آزاد اسلامی ملک ''پاکستان'' میں پیدا فرمایا اور ہمیں آزادی کی عظیم ترین دولت عطا فرمائی۔ ممکن ہے اکثر لوگ آزادی کی اس نعمت کی قدر کو محسوس نہ کر پائیں کیونکہ وہ

آزاد ملک میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی غلامی یا جنگ والی زندگی کی مصیبتوں کے متعلق سوچا بھی نہیں ہوگا۔ حق تو یہ ہے کہ ہر پاکستانی کو دل سے اس نعمت کا احساس ہونا چاہیے اور اس پر شکر کرنا چاہیے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا نہیں کرتا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو پسند نہیں فرماتا۔ مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ نورِ ایمان حاصل کرنے کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی ہر چھوٹی سی چھوٹی نعمت کا بھی شکر ادا کرے اور ہر حال میں اور ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتا رہے کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ دوں گا

البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراہیم۔ آیت 7)۔

چونکہ آج ہم دنیا کی محبت میں اور یہود و نصاریٰ اور غیر مسلموں کی تقلید میں دین سے دور ہو رہے ہیں اس لیے آج ہم اللہ سبحانہ تقدس کی چھوٹی چھوٹی نعمتوں پر تو کیا بڑی سی بڑی نعمت پر بھی شکر ادا نہیں کرتے اور اسی لیے آج ہمیں سب سے بڑی نعمتوں یعنی مسلمان ہونے کا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا بھی احساس نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہمارے دل اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے خالی ہیں اور دنیا کی محبت میں مبتلا ہیں کہ ہماری محبتیں، چاہتیں، خواہشیں، امیدیں، تمنائیں سب کچھ دنیا اور دنیاوی چیزوں کیلئے ہیں۔ جب انسان کا یہ حال ہو جاتا ہے تو وہ اپنے خالق و معبود کی اطاعت و محبت چھوڑ کر صرف دنیا اور دنیا کو مقصد سمجھنے والوں سے محبت اور ان کی تقلید کرنا شروع کر دیتا ہے اور اپنے نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تقلید، اتباع اور محبت سے غافل ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص جس قوم

www.HaqWaliSarkar.com

سے مشابہت کرے گا تو وہ (آخرت میں) ان ہی میں سے ہوگا (ابو داؤد، احمد)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر

جس نے میرا انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے (بخاری)۔

لہٰذا جو مسلمان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور محبت سے منہ موڑے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو ہرگز پسند نہیں فرمائے گا اور اس بات کو اللہ سبحانہ تقدس نے بڑے واضح الفاظ میں قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ اگر تم میری محبت کے دعویدار ہو تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرو اور ان کی اتباع کرو اور جب تم ایسا کرو گے تو میں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم فرما دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا (سورۃ آلِ عمران۔ آیت 31، 32)۔

اسی لیے حدیثِ پاک میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس

نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان کالازمی جزو ہے کہ جب تک دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہیں ہوگی ایمان بھی نہیں ہوگا اور جس قدر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں بڑھتی جائے گی ایمان بھی بڑھتا جائے گا اور جب کائنات کی ہر چیز اور شخص سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت زیادہ بڑھ جائے گی تو انسان کا ایمان بھی کامل ہو جائے گا اور حقیقت میں ایسا شخص ہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوتا ہے لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر حدیثِ پاک میں ارشاد فرمادیا کہ

تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔

اور ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ جس کسی سے بھی محبت کرے تو صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے محبت کرے (اور جس کسی سے بھی دشمنی رکھے تو صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے دشمنی رکھے) اور تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا ایسا ناپسندیدہ ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا ناپسندیدہ ہے (بخاری)۔

اور یاد رکھیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت چار چیزوں کے پیدا ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ پہلی تو یہ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ اور ادب و احترام کو دل سے تسلیم کریں اور اس پر پختہ یقین رکھیں یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے متعلق عقیدہ درست ہو جیسا کہ حضرات صحابہ کرام، حضرات اولیاء کرام اور علمائے

حق نے بیان فرمایا ہے یعنی اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و عطا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحبِ اختیار و عطا اور قاسمِ رحمت ہیں۔ دوسری چیز یہ کہ اپنے تمام ظاہری اور باطنی اعمال اور قلبی کیفیات میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اور اتباع کی بھرپور کوشش کریں کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کی اتباع میں ہی اپنی محبوبیت رکھی ہے۔ تیسری چیز یہ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زیادہ سے زیادہ ذکرِ مبارک کریں اور درودِ پاک پڑھیں اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس، اخلاق و کردار اور مقام و مرتبہ کے متعلق بات ہو تو زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کریں کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ابتدائے کائنات سے روزِ حشر تک اور جنت میں بھی اپنے ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکرِ مبارک ملا کر رکھا ہے اور قرآن میں ارشاد فرمایا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بلند فرما دیا۔ چوتھی چیز یہ کہ جس سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبت فرماتے ہیں ان سے بھی محبت و ادب اور عقیدت و احترام رکھیں یعنی حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام، حضرات اہلِ بیتِ اطہار، حضرات اولیاء کرام اور علمائے حق سے ادب و محبت رکھیں اور ان جگہوں اور چیزوں سے بھی محبت رکھیں جن سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محبت فرماتے ہیں اور ان چیزوں سے بھی محبت رکھیں جن کی نسبت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے۔ جب یہ چاروں باتیں مسلمان میں پائی جائیں گی تو اس کا ایمان کامل ہوگا اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا نور نصیب ہوگا۔ میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالیشان ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہ بات سمجھ لی تو وہ بہت خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتی ہونے کی

www.HaqWaliSarkar.com

قدر نہ کی وہ بدقسمت ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اُمتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ کریں۔ بلاشک وشبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

مگر آج افسوس ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر یہود و نصاریٰ اور غیر مسلموں کی تقلید میں اس قدر اندھا ہوتا جا رہا ہے کہ اس کو یہ بھی احساس نہیں رہا کہ وہ اخلاقی پستیوں میں، برائیوں میں اور بے حیائی اور فحاشی میں اس قدر ڈوب گیا ہے کہ وہ انسانیت کے درجے سے بھی نیچے چلا گیا ہے جہاں پر اس انسان اور جانور کی زندگی میں کوئی خاص فرق باقی نہیں رہتا اور غیر مسلموں کی اسی اندھی تقلید کے متعلق مسلمانوں کی کیفیت کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا تھا کہ

میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا کہ

جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا، بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق (یعنی میری امت بنی اسرائیل کی پیروی کرے گی) یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدفعلی کی ہو گی تو میری امت میں ضرور کوئی ہو گا جو ایسا کرے گا (ترمذی)۔

یہ یہود و نصاریٰ اور کفار کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے کہ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دینِ اسلام کے خلاف ہیں اور سخت دشمن ہیں اور آج بھی اور قیامت تک بھی مسلمانوں کے دشمن ہیں کہ قرآنِ مجید میں

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

آپ یقیناً ایمان والوں کے حق میں عداوت کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ سخت یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے (سورۃ المائدۃ ۔ آیت 82)۔

یہود ونصاریٰ اور کفار کا تمام ادوار میں اور اب بھی سب سے بڑا مقصد مسلمانوں کو تباہ وبرباد کرنا اور دنیا سے ان کا نام ونشان مٹانا ہے۔ اگر کسی مسلمان کو ان کے بعض اعمال سے یہ محسوس ہو کہ وہ مسلمانوں کے دشمن نہیں بلکہ خیر خواہ ہیں تو یہ بعض لوگوں کا انفرادی عمل ہو سکتا ہے لیکن بنیادی طور پر اور مجموعی طور پر ان کا مقصد صرف مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانا ہے اور اس کے لیے وہ ان گنت مال و دولت اور اپنا وقت اور صلاحیتیں خرچ کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں بے حیائی وفحاشی پھیلانا اور زنا کو فروغ دینا، نئے نئے طریقوں سے فیشن کی رغبت پیدا کرنا، عورت کی آزادی کے نام پر عورتوں کو نیم برہنہ کرنا اور ان کے جسم کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے نمائش بنانا، دہشت گردی کے نام پر دنیا میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنا، مسلمانوں میں فتنہ قادیانیت پیدا کرنا، قیامِ پاکستان کو روکنے کی بھرپور کوشش کرنا اور اب قیامِ پاکستان کے بعد دنیا کے نقشے سے اس کا نام ونشان مٹانے کا دعویٰ اور کوشش کرنا یہ سب وہ بڑے بڑے فتنے اور مسلمانوں کی بربادی کا سامان ہیں جو یہود ونصاریٰ اور کفار کے اصل مقاصد ہیں۔

اس کتابچے میں پہلا موضوع ''فتنہ قادیانیت'' ہے کہ یہ دینِ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں کیونکہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے لوگوں کو دینِ اسلام سے ہٹا کر قادیانیت کے دین میں داخل کر رہے ہیں اور وہ شخص مرزائی، قادیانی یا احمدی ہو کر خود کو مسلمان سمجھتا رہتا ہے لیکن وہ دینِ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ دینِ اسلام میں داخل

ہونے کے لیے یہ عقیدہ لازم ہے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کو اپنا معبود مانتا ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی مانتا ہو کہ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قادیانی مرزا قادیانی کو اللہ سبحانہ تقدس کا نبی مانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خود نبوت کا دعویٰ کیا تھا لہٰذا اس کا شمار ان تیس کذابوں میں ہے جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔

دوسرا موضوع ''قیام پاکستان'' ہے کہ آج بعض لوگ کہتے ہیں کہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان دین اسلام پر چلنے کی آزادی کے لیے حاصل نہیں کیا تھا بلکہ آزادی سے رہنے کے لیے حاصل کیا تھا یعنی ہر شخص جس طرح چاہے زندگی گزارے کہ اگر کوئی بے حیائی وفحاشی والی زندگی گزارنا چاہے یا غیر مسلموں کے طریقے اور طرزِ زندگی اپنانا چاہے تو ہمیں ہر طرح کی آزادی ہو اور کوئی روک ٹوک نہ ہو اور یہ بالکل غلط ہے کیونکہ پوری دنیا میں صرف پاکستان ہی وہ واحد اسلامی ملک ہے جس کی روحانی کیفیت یہ ہے کہ اس کو حاصل کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ایک ایسا ملک ہو جس میں مسلمان آزادی کے ساتھ مکمل طور پر دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چل سکیں اور اسلامی روایات اور ثقافت کو آزادی کے ساتھ قائم کیا جاسکے۔ اسی لیے پاکستان بنانے کے وقت تمام قائدین اور ہر مسلمان کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا کہ ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ''۔ اس کے علاوہ ہمارا ملک پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کو اللہ سبحانہ تقدس نے تمام دنیاوی دولتوں اور نعمتوں سے بھی نوازا ہے۔ ہر پاکستانی کو چاہیے کہ آزادی کی اس نعمت کی قدر کرے اور اپنی صلاحیتیں اور قوت دینِ اسلام

www.HaqWaliSarkar.com

کی اشاعت اور اپنے ملک کی بہتری کے لیے خرچ کرے۔

ان دونوں موضوعات کے ساتھ سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ کے ایک عظیم المرتبت درویشِ کامل اور عالمِ دین حضرت قبلہ عالم امیرِ ملت حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے کہ فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی کی سرکوبی اور قیامِ پاکستان کا سہرا آپ ہی کے سر پے ہے۔ اس لیے مختصر سا آپ کا ذکر مبارک لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 1841ء میں ہوئی اور آپ کا وصال مبارک 1951ء میں ایک سو دس سال کی عمر میں ہوا اور آپ کا مزار مبارک علی پور سیّداں ضلع نارووال میں ہے۔

حضرت امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں حضرت بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ عالیہ ومزار پاک چورہ شریف ضلع اٹک میں ہے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک اہلِ علم شخصیات اور سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ کے افراد بخوبی جانتے ہیں۔ آپ حافظِ قرآن، عالمِ دین اور محدّث بھی تھے اور آپ نے ساری زندگی دینِ اسلام کی خدمت میں گزار دی۔ حضرت امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک دین کی خدمت کا کوئی کام نہ کرلوں تب تک کھانا نہیں کھاتا۔ آپ کی تبلیغ اور فیض وکرامات سے ہزاروں ہندوؤں، سکھوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ کے مریدین کی تعداد بغیر کسی مبالغہ کے لاکھوں میں تھی اور آپ کے خلفاء کی تعداد سو کے قریب ہے۔

آپ نے بے شمار حج فرمائے اور ہر بار بے شمار لوگوں کو اپنے خرچ پر حج کے لیے ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ آپ اہلِ مدینہ سے بہت محبت فرماتے تھے اور جب بھی حج

کے لیے تشریف لے جاتے تو بہت کثیر رقم ساتھ لے کر جاتے اور اہلِ مدینہ میں تقسیم فرماتے کیونکہ یہ وہ دور تھا جب عرب مالی تنگی میں زندگی بسر کررہے تھے لیکن بعد کے ادوار میں وہاں سے تیل کی دریافت ہوئی جس کی وجہ سے اہلِ عرب اب بے حد امیر ہیں۔آپ اس قدر محبت سے مال و دولت کثرت سے اہلِ مدینہ میں تقسیم فرماتے تھے اور ان کی مالی مشکلات کا دھیان رکھتے تھے کہ انھوں نے آپ کو''ابوالعرب (یعنی عربوں کا باپ)'' کا لقب دیا۔آپ کی بے شمار دینی اور ملکی خدمات ہیں جن میں سے سب سے زیادہ قابلِ ذکر ردِّ قادیانیت اور قیامِ پاکستان ہے جن کا ذکر اس کتاب میں کیا جا رہا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ اسلام کی دولت عطا فرمائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر امتی کو اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کی محبت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے اور ہمارے ملک پاکستان کو تا قیامت ترقی اور ہر طرح کی سلامتی عطا فرمائے۔آمین!

سگِ مُرشد

صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

www.HaqWaliSarkar.com

آیاتِ مبارکہ

1 آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا (سورۃ المائدۃ - آیت 3)۔ 2 محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں پر مہر آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ الاحزاب - آیت 40)۔ 3 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (سورۃ الاعراف - آیت 158)۔ 4 اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے (سورۃ الانبیاء - آیت 107)۔ 5 وہی ہے جس نے اپنے رسول کو حمایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو (سورۃ الصف - آیت 9)۔ 6 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا (سورۃ الم نشرح - آیت 1 تا 4)۔ 7 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔ بے شک آپ کے دشمن ہی بے نام ونشان ہوں گے (سورۃ الکوثر)۔ 8 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبہ - آیت

128)۔ 9 بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (سورۃ الاحزاب۔ آیت 56)۔

10 بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جواُن پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 164)۔ 11 اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ (اے عام لوگو!) تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ منتخب فرمالیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 179)۔

12 اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے (تمام) اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سورۃ الحجرات۔ آیت 1 تا 3)۔ 13 پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 1)۔

14 اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع

www.HaqWaliSarkar.com

(پیروی) کروتب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 31)۔ 15 جو رسول کی اطاعت کرتا ہے تو اس نے اللہ کی اطاعت کی (سورۃ النساء۔آیت 80)۔ 16 سلام ہو پیغمبروں پر (سورۃ الصّٰفّٰت۔آیت 181)۔ 17 اور مہاجرین اور انصار میں سے (نیکی میں) سبقت کرنے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے اور جن مسلمانوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے سے دریا بہتے ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 100)۔ 18 بیشک اللہ نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر فضل فرمایا اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اتباع کی (سورۃ التوبۃ۔ آیت 117)۔ 19 اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا (سورۃ الفاتحہ۔ آیت 5،6)۔ 20 اور جو اللہ اور رسول کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النساء۔آیت 69،70)۔ 21 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ۔آیت 119)۔ 22 اور اپنے آپ کو روکے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ الکھف۔آیت 28)۔ 23 خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (سورۃ یونس۔آیت 62)۔

احادیثِ مبارکہ

1 مجھ کو تمام پیغمبروں پر چھ چیزوں سے بزرگی دی گئی۔ مجھے جامع الفاظ دیئے گئے، ہیبت سے میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی، میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ سے نبی ختم کردیئے گئے (مسلم)۔ 2 میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔ 3 میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ 4 رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کردیا گیا ہے (متفق علیہ)۔ 5 ہم (بعثت کے اعتبار سے) آخری (نبی) ہیں اور ہم قیامت کے دن اوّل ہوں گے اور میں ایک بات کہتا ہوں مگر فخر نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ ہیں اور میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا (دارمی)۔ 6 میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (متفق علیہ)۔ 7 اللہ سبحانہ تقدس نے میرے لیے تمام روئے

زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔ 8 بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے (متفق علیہ)۔ 9 رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا (احمد، ترمذی، حاکم)۔ 10 میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد (یعنی آخر مساجد الانبیاء) ہے (مسلم)۔ 11 میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں (کنز العمال)۔ 12 بے شک میں اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے (احمد)۔ 13 میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں (کنز العمال، دارمی)۔ 14 میں محمد نبی اُمّی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (احمد)۔ 15 میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو (ابن ماجہ)۔ 16 میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو اور اپنے مہینہ کے روزے رکھو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ (تبیان القرآن)۔ 17 مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں (تبیان القرآن)۔ 18 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک گوہ سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (تبیان القرآن)۔ 19 ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہے مگر وہ نبی نہیں ہے (تبیان القرآن)۔ 20 اگر میرے بعد کوئی

www.HaqWaliSarkar.com

نبی ہوتا تو وہ عمر ابن خطاب ہوتے (ترمذی)۔ 21 اے علی! تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (متفق علیہ)۔ 22 میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں (بخاری)۔ 23 اے ابوذر! پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں (کنز العمال)۔ 24 میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دیں گئیں (متفق علیہ)۔ 25 میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔ 26 مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم)۔ 27 میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔ 28 قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخریہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا (ترمذی)۔ 29 بے شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔ 30 تم دیکھتے ہو کہ میں قبلہ رو ہوں، اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تمہارا رکوع، سجدہ اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا، میں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)۔ 31 میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔ 32 تم اس وقت تک مومن

www.HaqWaliSarkar.com

نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ 33 بے شک میں رحمت اور تحفہ ہوں (دارمی)۔ 34 انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (بیہقی)۔ 35 اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)۔ 36 میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشکوٰۃ)۔ 37 جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ سبحانہ تقدس کی پھٹکار (ترمذی)۔ 38 میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہو گا تو ان لوگوں کا قائد بنا کر اُٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے لئے نور ہو گا (ترمذی)۔ 39 میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا (متفق علیہ)۔ 40 اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا، یا پھر مجھے دیکھنے والے کو دیکھا (ترمذی)۔ 41 میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا (مشکوٰۃ)۔ 42 بے شک جو اللہ سبحانہ تقدس کے ولی سے دشمنی کرے تو اللہ سبحانہ تقدس (اس کے خلاف) جنگ کا اعلان کر دیتا ہے (ابن ماجہ، بیہقی)۔ 43 تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔ 44 مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔ 45 ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

فتنۂ قادیانیت

اور

ان کے عقائد

فتنۂ قادیانیت اور ان کے عقائد

فتنہ قادیانیت اس دور کے عظیم ترین فتنوں میں سے ہے جس کی بنیاد مرزا قادیانی نے رکھی۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہوں لہٰذا مرزا قادیانی کافر ہے اور اس کو ماننے والے یا ان کے مذہب کو درست کہنے والے بھی بلاشک وشبہ کافر ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے
کہ ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد حکومتِ برطانیہ نے ایک وفد ہندوستان بھیجا کہ ہندوستان کا ہر طرح جائزہ لیں اور رپورٹ تیار کریں۔ انگریزوں کے اس وفد نے ایک رپورٹ تیار کر کے حکومتِ برطانیہ کو پیش کی کہ

''ملکِ ہندوستان کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے۔ اگر اس معاملے میں ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کہ اپنے ظِلّی نبی (نبی کا حواری) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی لیکن اس مقصد کے لیے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔''

اس کے بعد ان کی نظر مرزا قادیانی پر پڑی کہ اس کو اس مقصد کے لیے تیار کریں کیونکہ اس کا والد اور خاندان انگریزوں کا بہت خاص وفادار بھی تھا۔ جب انہوں نے مرزا قادیانی سے اس معاملہ میں بات کی اور اچھی خاصی رقم دینے کا بھی وعدہ کیا تو مرزا قادیانی انگریزوں سے وفاداری نبھانے کے لیے اور مال و دولت کے لیے اس کام کے لیے تیار ہو گیا اور پھر ساری زندگی انگریزوں کے تلوے چاٹنے اور خوشامد کرنے میں گزر گئی۔ انگریزوں کی اس وفاداری کو مرزا نے خود بھی قبول کیا ہے بلکہ اس کو اپنے بنائے ہوئے دین کا حصہ بھی بنا دیا۔ ذیل میں چند تحریریں قابل غور ہیں۔

1 مجھے حق ہے کہ میں دعویٰ کروں کہ میں انگریزوں کی خدمت میں منفرد ہوں۔ مجھے حق ہے کہ میں کہوں کہ انگریزوں کی تائیدات میں یکتا ہوں۔ مجھے حق ہے کہ میں کہوں کہ میں اس حکومت کے لیے تعویز اور ایسا قلعہ ہوں جو اس کو آفات اور مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس حقیقتاً اس حکومت کے پاس میرا کوئی ہمسر اور نصرت اور تائید میں میرا کوئی مثیل نہیں ہے (مرزا قادیانی)۔

2 سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں کہ اس اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں اور دوسرے اس سلطنت کی جس میں امن قائم ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومتِ برطانیہ ہے (مرزا قادیانی)۔

3 میں اس خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسی گورنمنٹ یعنی حکومتِ برطانیہ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیرِ سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام وعظ و نصیحت کو ادا کر رہا ہوں جو کسی اسلامی گورنمنٹ میں نہیں چلایا جا سکتا (مرزا قادیانی)۔

4 اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت یعنی حکومتِ برطانیہ کے امن بخش سایہ ہی

www.HaqWaliSarkar.com

سے پیدا ہوئی ہے (مرزا قادیانی)۔

5 برٹش گورنمنٹ کی خاطر جنگ نہ صرف مذہبی فریضہ ہے بلکہ اسلامی ممالک پر برطانیہ کا قبضہ تحریکِ احمدیت (قادیانیت) کے پھیلانے کا واحد ذریعہ ہے (اخبار الفضل۔ قادیان)۔

6 اب غور کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس (برطانوی حکومت) کی فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق و عرب ہو کہ شام و فلسطین ہم ہر جگہ اپنی (یعنی برطانیہ کی) تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں (اخبار الفضل۔ قادیان)۔

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے انگریزوں کے کہنے پر دین اسلام کے اہم ترین رکن جہاد کی بھی مخالفت کی بلکہ جہاد کو مکمل طور پر دینِ اسلام سے خارج اور ختم کرنے کی کوشش کا اعلان کیا۔

1 آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا اللہ کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص بھی کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ حضرت محمد کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے فرمادیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا (مرزا قادیانی)۔

2 میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل و کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک

پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خوانی اور مسیح خوانی (امام مہدی کی آمد اور حضرت عیسیٰ کی آمد) کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں (مرزا قادیانی)۔

مرزا قادیانی ایک ایسا بدبخت شخص تھا جس نے انگریزوں کے کہنے پر نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کو نبی ماننے والے لوگ قادیانی، احمدی یا مرزائی کہلاتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اس سے پہلے اس نے حضرت امام مہدی ہونے کا اور پھر حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے لیے حضرت امام مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہی بدبخت ہونے کے لیے کافی تھا پھر اس نے اس سے بڑھ کر 1891ء میں مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور پھر اس کے دس سال کے بعد 1901ء میں اپنے اصل مقصد کی طرف آیا یعنی نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ وحی کا سلسلہ بند نہیں ہوا اور مجھ پر وحی کا نزول ہوتا ہے لہٰذا اس طرح مرزا قادیانی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثِ پاک کے مطابق ان تیس جھوٹے دجالوں میں شامل ہو گیا جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ وہ خود بھی جہنمی ہوا اور اپنے پیچھے اپنے ہزاروں ماننے والوں کو بھی جہنم کا مستحق بنایا اور اس امت میں ایک عظیم ترین فتنہ پیدا کر گیا۔ اللہ سبحانہ تقدس ہر ایک مسلمان کو قادیانیت کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

مرزا قادیانی نے نبوت کے دعویٰ کے بعد آہستہ آہستہ یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا کہ وہ بہت سے انبیاء کرام سے افضل ہے۔ پھر اس کے بعد اس نے یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا کہ میرا مقام انبیاء کرام سے بڑھ کر ہے اور پھر اس کے بعد اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی برابری کا دعویٰ شروع کر دیا۔ پھر اس کے بعد اس نے یہ دعویٰ بھی کرنا شروع کر دیا کہ میرا مقام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی بہت افضل و اعلیٰ ہے اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ میں حقیقت میں ''محمد'' ہی ہوں کیونکہ پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تھے مگر وہ دین کا کام مکمل نہ کر سکے یا ٹھیک طریقے سے نہ کر سکے لہٰذا اب ''محمد'' کی روح دوبارہ دین کی اشاعت کا کام پورا کرنے آئی ہے اور میرے وجود میں ان کی روح مبارک ہے یعنی میں ''محمد'' ہی ہوں اور پہلے تشریف لائے ہوئے ''محمد'' سے ہر لحاظ سے بہت زیادہ کامل، مکمل اور افضل ہوں یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرزا قادیانی بن کر دوبارہ پیدا ہوئے ہیں اور اس بار پہلے سے بہت افضل اور اعلیٰ ہیں (نعوذ باللہ!)۔

پھر ان تمام دعوؤں کے ساتھ ساتھ اس نے قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تمام انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی شان میں بے حد توہین آمیز گستاخانہ باتیں بھی کیں جس کو پڑھ کر مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات اب کچھ یوں ہے کہ وہ لوگوں میں، عوام میں اور میڈیا میں اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں لیکن یہ مذہبی لوگ ہمیں مسلمانوں میں شمار نہیں کرتے۔ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے وہ قادیانی یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی خاتم الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی کلمہ پڑھتے ہیں اور ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ یہ بات بھی جان لیں کہ قادیانیوں کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹا ہے۔ ان کی یہ باتیں سن کر عام مسلمان واقعی پریشان ہو جاتا ہے کہ جب قادیانی خود کہہ رہے ہیں کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور کلمہ اور نماز بھی وہی پڑھتے ہیں تو پھر نا جانے یہ علماء اور مولوی حضرات ان کو مسلمان کیوں نہیں سمجھتے

اوران کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء ماننے کے باوجود ختم نبوت کی حفاظت کی بات کیوں کرتے ہیں؟

اس بات کا جواب ان کے عقیدے کی حقیقت جاننے سے ہوگا اور وہ یہ ہے کہ قادیانیوں کا اور مرزا قادیانی کا عقیدہ اور دعویٰ یہ ہے کہ آج سے چودہ سوسال پہلے حضرت محمد تشریف لے کر آئے جو کہ خاتم الانبیاء ہیں اور قیامت تک وہی آخری نبی ہیں لیکن اس وقت حضرت محمد سے ٹھیک طرح یا مکمل طرح دین کی تبلیغ اور کام نہ ہوسکا تھا لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت محمد کو ہی دین اسلام کی تبلیغ کے لیے دوبارہ بھیجا ہے یعنی مرزا قادیانی میں حضرت محمد کی روح مبارک ہے کہ حضرت محمد دوبارہ مرزا قادیانی کی صورت میں دنیا میں تشریف لائے ہیں اور پہلے کی نسبت مقام ومرتبہ میں بہت بلند اور اعلیٰ ہیں لہٰذا مرزا قادیانی نے نا صرف نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ یہ دعویٰ کیا کہ میں محمد رسول اللہ ہی ہوں جو دوبارہ دنیا میں دین کی اشاعت کے لیے آیا ہوں۔ مزید کتابچے میں ان کے عقائد پڑھ کر اندازہ ہوجائے گا کہ مرزا قادیانی اوران کو ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں لہٰذا قادیانی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء ماننے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کو اللہ سبحانہ تقدس کا نبی بھی مانتے ہیں اور قادیانی کلمے میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی کو سمجھتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور نبی آتا تو پھر نئے کلمے کی ضرورت پیش آتی۔ ایک اور جگہ بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک

رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ نے پھر حضرت محمد کو اتارا تاکہ اپنے وعدے کو پورا کرے۔
اس وجہ سے وہ برملا یہ بات کہتے ہیں کہ ہم بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں اور ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو باقی مسلمان پڑھتے ہیں۔ ان کی یہ بات سن کر عام لوگوں کو اطمینان ہو جاتا ہے اور وہ ان کو مسلمان تصور کرتا ہے اور ان کی باتوں میں آ جاتا ہے۔

بالفرض اگر کوئی قادیانی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اس بات سے انکار کر دے تو پھر بھی چونکہ مرزا قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس لیے وہ بد بخت، کذاب اور جہنمی ہے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔

مسلمان ہونے کے لیے یہ عقیدہ ہر حال اور کیفیت میں ہونا لازم اور ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود اور مالک و خالق نہیں ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے آخری نبی ہیں اور قیامت تک کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی شخص اس بات کا قائل ہو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی آیا ہے یا آ سکتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا قادیانی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں تو قادیانی مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافر ہیں جو کہ جہنم میں داخل ہونے کے بعد کبھی بھی اس میں سے نہ نکالے جائیں گے اور ہمیشہ کے لیے جہنم کے عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

دوسری بات کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مسلمان کیوں نہیں سمجھتے تو یہ قادیانیوں کا اپنا عقیدہ ہے کہ جو شخص بھی چاہے وہ مرزا قادیانی کو جانتا ہے یا نہیں اگر وہ مرزا قادیانی کو نبی

www.HaqWaliSarkar.com

نہیں مانتا تو وہ کافر ہے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کے کافروں سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر ہے اور اس کے پیچھے نمازِ پڑھنا، اس سے تعلقات رکھنا اور ان کا جنازہ تک پڑھنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ مرزا قادیانی نے اپنے ایک فرمانبردار بیٹے کا نمازِ جنازہ صرف اس لیے نہیں پڑھا کیونکہ وہ مرزا قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کو جھوٹ اور غلط کہتا تھا یعنی قادیانیوں کے عقائد کے مطابق پوری دنیا میں صرف قادیانی ہی مسلمان ہیں اور باقی تمام دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کے کافروں سے بھی بڑھ کر بڑے کافر ہیں کیونکہ وہ مرزا قادیانی کا انکار کرتے ہیں۔ یہ قادیانی اپنے گھر آئے ہوئے مسلمان مہمانوں کو کھانے پینے کے اندر گندی اور ناپاک چیزیں تک ملا کر دیتے ہیں اور اپنے غصے کو تسکین دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسلمان کافر ہیں کہ مرزا قادیانی کی نبوت کو نہیں مانتے لہٰذا یہ اس سے بھی بُرے سلوک کے مستحق ہیں۔ ایک طرف تو ان کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے یعنی سب مسلمان کافر ہیں اور دوسری جانب اس سے الٹ یہ بات کہتے ہیں کہ یہ مسلمان ہمیں مسلمان کیوں نہیں سمجھتے تاکہ عام لوگ دھوکہ کھا جائیں۔ اب ذیل میں ان کے عقائد سے متعلق چند تحریریں پڑھیں۔

1. اللہ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں (مرزا قادیانی)۔

2. تمام مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

3. اور حضرت محمد کی بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج

قرار دینا لیکن آپ کی بعثتِ ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ حضرت محمد کی ہتک اور آیات سے استہزاء ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد کی بعثتِ اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعثتِ ثانی کے کافر کفر میں بعثت اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ مسیح موعود کی جماعت **واخرین منهم** کے مصداق ہونے سے حضرت محمد کے صحابہ میں داخل ہیں (اخبار الفضل۔قادیان)۔

4 پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو حضرت محمد کے بعثتِ ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے) کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا حضرت محمد کے بعثت ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنادینے والا ہے (اخبار الفضل۔قادیان)۔

5 اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے (مرزا قادیانی)۔

6 دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں (مرزا قادیانی)۔

7 جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں (مرزا قادیانی)۔

8 میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی (مرزا قادیانی)۔

9 ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر حضرت محمد کو نہیں مانتا یا پھر حضرت محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

10 تمام مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں (اخبار الفضل)۔

11 خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو (مرزا قادیانی)۔

12 ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں (مرزا محمود احمد قادیانی)۔

13 حضرت مسیح موعود نے اس سال میں خدا سے علم پا کر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف قادیانی امام کی اقتدا میں نماز ادا کی جائے۔ یہ حکم ابتداء میں 1898 میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں 1900ء میں تحریری طور پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت کر دی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

14 مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو

www.HaqWaliSarkar.com

دے۔آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی کہا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں کو نہ دو۔آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دی تو خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امارت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجود اس کے کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا (مرزا محمود احمد قادیانی)۔

15 قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے لیکن یقینی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا تو اس کا جنازہ جائز نہیں۔پھر غیر احمدی کا جنازہ کس طرح جائز ہوسکتا ہے (مرزا محمود احمد قادیانی)۔

16 غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیے (مرزا محمود احمد قادیانی)۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمانوں کو اس عظیم فتنہ سے یعنی قادیانیت کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور جو لوگ ان کی دھوکے اور فریب سے بھری باتوں میں آکر قادیانی ہو چکے ہیں اللہ سبحانہ تقدس ان کو بھی دوبارہ ہدایت کی دولت عطا فرمائے اور اسلام کی دولت سے فیض یاب فرمائے کیونکہ وہ لوگ جو ان کی باتوں کے دھوکے میں آجاتے ہیں اور قادیانیت اختیار کر لیتے ہیں اگر وہ قادیانی مرزا قادیانی کی تحریر کردہ کتابیں اور عقائد کو پڑھ لیں تو وہ کبھی بھی قادیانی نہ رہیں اور توبہ کر کے مسلمان ہو جائیں کیونکہ مرزا قادیانی کی باتیں اس قدر غیر معقول اور عجیب وغریب ہیں کہ کوئی ناسمجھ بھی ان کو پڑھ کر درست نہیں سمجھ سکتا۔ میں حیران ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی کی اتنی غیر معقول باتیں پڑھ کر پھر بھی لوگ قادیانی کیسے رہ سکتے ہیں اور پھر جب قادیانیوں کی باتیں سنیں جو کہ دوبارہ مسلمان ہوئے تو تب سمجھ میں

www.HaqWaliSarkar.com

آیا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔مسلمان ہونے والے قادیانیوں کا بیان ہے کہ قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی کتابیں اور تحریریں پڑھنے سے روکا جاتا ہے کہ آپ کو ان کی باتیں سمجھ میں آنے والی نہیں ہیں اور جب ہم نے کسی طرح مرزا قادیانی کی کتابیں حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا تو ہماری آنکھیں کھل گئیں اور ہم نے اس پر لعنت بھیجی اور دوبارہ مسلمان ہوئے۔

اب ذیل میں چند خاص خاص باتیں مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کی تحریر کرتا ہوں کہ تمام کا احاطہ کرنے کے لیے تو بہت بڑی کتاب کی ضرورت ہے۔

کرشن ہونے کا دعویٰ

1 پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں (مرزا قادیانی)۔

2 یہ دعویٰ میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخر زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ (مرزا قادیانی)۔

مجدد ہونے کا دعویٰ

1 جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ نے الہام کے ذریعے مجھے یہ خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے (مرزا قادیانی)۔

محدث ہونے کا دعویٰ

1 ماسوا اس کے کہ اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز اللہ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث ایک معنٰی سے نبی بھی ہوتا ہے (مرزا قادیانی)۔

امام مہدی ہونے کا دعویٰ

1 وہ آخری مہدی جو تنزیلِ اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانے میں براہِ راست اللہ سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیرِ الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت محمد نے دی تھی وہ میں ہی ہوں (مرزا قادیانی)۔

مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ

1 یہ بات سچ ہے کہ اللہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے (مرزا قادیانی)۔

2 میں نے صرف مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔ ہاں اس زمانے کے لیے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسروں کا انتظار بے سود ہے (مرزا قادیانی)۔

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

1 سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط تمام مندرج ہے حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا کہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش

کردیا جائے، سو میں صلیب کو توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے (مرزا قادیانی)۔

2 مگر جب وقت آ گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح میں موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بہ تصریح لکھا گیا ہے (مرزا قادیانی)۔

3 ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو سال میں کبھی کسی نے مسلمانوں کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں (مرزا قادیانی)۔

4 میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں اللہ کی تمام پاک کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا (مرزا قادیانی)۔

نبی ہونے کا دعویٰ

1 میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبر پانے والا بھی (مرزا قادیانی)۔

2 اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچے ہوئے ہیں (مرزا قادیانی)۔

3 یہ (قادیان شہر) اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام اُمتوں کے لیے نشان ہے (مرزا قادیانی)۔

4 سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا (مرزا قادیانی)۔

5 میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں آچکے ہیں۔ جن دلائل سے کوئی بھی نبی مانا جاسکتا ہے وہی دلائل میرے نبی ہونے کے ہیں اور میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں (مرزا قادیانی)۔

6 سوائے مسیح موعود کے کسی نے بھی حضرت محمد کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ حضرت محمد کا کامل ظل کہلا سکے اس لیے نبی کہلانے کے لیے (امت محمدیہ میں) مرزا مسیح موعود کو مخصوص کیا گیا (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

7 اب دیکھو خدا نے میری طرف وحی کی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدارِ نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے (مرزا قادیانی)۔

8 ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت زیادہ اور کسی کو کم، مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ حضرت محمد کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

9 بس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں لانفرق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان اور زکریا و یحییٰ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم

الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

10 پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور (مرزا قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا تو اسے صحابی کہا جائے گا (اخبار الفضل۔قادیان)۔

خاتم النبیین محمد اور احمد ہونے کا دعویٰ

1 آپ (مرزا قادیانی) کے عین حضرت محمد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ حضرت محمد کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالاتِ محمدی کے ساتھ معبوث ہوگا (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

2 مگر میں کہتا ہوں کہ حضرت محمد کے بعد جو در حقیقت ''خاتم النبیین'' تھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ بروزی طور پر ہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس سال پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے حضرت محمد کا وجود قرار دیا ہے۔پس اس طور سے آنحضرت کے خاتم الانبیاء ہونے سے میری نبوت میں کوئی تنزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیٰحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں بس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ حضرت محمد کی نبوت حضرت محمد تک محدود رہی یعنی بحر حال حضرت محمد ہی نبی ہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر حضرت محمد ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیّت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیٰحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا (مرزا قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

3 میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی تھا تو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ مسیح موعود محمد است وعین محمد است (مرزا قادیانی)۔

4 مسیح موعود (مرزا) اور حضرت محمد میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کا وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ نے پھر حضرت محمد کو اتارا (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

5 تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ نے پھر محمد کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

6 اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ کا وعدہ تھا کہ ایک دفعہ خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت **واخرین منهم** سے ظاہر ہے کہ پس مسیح موعود خود حضرت محمد ہے جو اشاعتِ اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

7 جس نے میرے اور حضرت محمد کے درمیان فرق کیا اور دونوں کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے شناخت کیا اور نہ پہچانا اور نہ ہی دیکھا اور سمجھا (مرزا قادیانی)۔

8 اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو حضرت محمد کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

9 ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا اور مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے (مرزا قادیانی)۔

10 اور ہمارے نبی حضرت محمد پر نبوت ختم کی گئی ہے اس لیے آپ کے بعد اس کے سواء کوئی نبی نہیں ہے جسے آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور جو بارگاہِ کبریائی سے آپ کا وارث بنایا گیا ہو۔ معلوم ہوا کہ ختمیت ازل سے حضرت محمد کو دی گئی پھر اس کو دی گئی جسے آپ کی روح نے تعلیم دی اور اپنا ظل بنایا۔ اس لیے مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم حاصل کی (مرزا قادیانی)۔

11 اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود حضرت محمد ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی اور وہ خود ہی آئے ہیں (مرزا محمود قادیانی)۔

12 پس مسیح موعود خود حضرت محمد ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں اس لیے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر حضرت محمد کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (مرزا بشیر احمد قادیانی)

13 خوب توجہ سے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنی جمالی طور پر خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا وقت ہے (مرزا قادیانی)۔

14 پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا یا حضرت محمد کا نام احمد تھا اور کیا سورۃ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے وہ حضرت محمد کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے متعلق؟ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت حضرت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں (مرزا محمود قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

15 ان تمام الہامات میں اللہ نے مسیح موعود کو احمد کے نام سے پکارا ہے۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بیعت لیتے وقت یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ اس پر بس نہیں جبکہ آپ نے اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا۔ بس یقین ہے کہ آپ احمد تھے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

16 ہمارے نبی حضرت محمد جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسے ہی مسیح موعود بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

17 یہاں تک کہ میرا وجود اس نبی حضرت محمد کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا یعنی واخرین منھم کے لفظ بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں سے پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور حضرت محمد میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے (مرزا قادیانی)۔

18 میں بروزی طور پر وہی خاتم النبیین ہوں اور خدا نے آج سے 20 برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے حضرت محمد کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور پر حضرت محمد کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا (مرزا قادیانی)۔

معجزات کا دعویٰ

1 میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ اگر میں فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زائد ہیں (مرزا قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

2 ان چند سطروں میں جو پیشن گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں (معجزات) پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ میں خارق عادت ہیں (مرزا قادیانی)۔

3 اللہ نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے حضرت محمد کے باقی تمام انبیاء میں اس کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی اور محال ہے اور اللہ نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے (مرزا قادیانی)۔

4 اور اللہ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار انبیاء پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے (مرزا قادیانی)۔

5 جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لیے ضروری تھے وہ سب دلائل میرے خدا نے تمہارے لیے مہیا کر دیے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لیے نشان ظاہر کیے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لیے خبریں دی ہیں (مرزا قادیانی)۔

6 اور خدا میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے (مرزا قادیانی)۔

توہینِ الٰہی اور توہینِ قرآن

1 میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں

(مرزا قادیانی)۔

2 میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں (مرزا قادیانی)۔

3 ایک بار مجھے الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدے کے مطابق (مرزا قادیانی)۔

4 مجھے الہام ہوا کہ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا (مرزا قادیانی)۔

5 اور در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے اللہ سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں (مرزا قادیانی)۔

6 حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا (مرزا قادیانی)۔

7 ایک الہام میں مجھے کہا گیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے (مرزا قادیانی)۔

8 ایک الہام میں مجھے کہا گیا کہ اے میرے بیٹے! سن (مرزا قادیانی)۔

9 قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں (مرزا قادیانی)۔

10 ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اس لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن اتارا جائے

(مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

11 میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو خدا کا یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں (مرزا قادیانی)۔

12 قرآن شریف کے لیے تین تجلیات ہیں، وہ حضرت محمد کے ذریعے نازل ہوا اور صحابہ کے ذریعے اس نے زمین میں اشاعت پائی اور مسیح موعود کے ذریعے سے بہت سے پوشیدہ اسرار اس کے کھلے۔ حضرت محمد کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

13 مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن پر (مرزا قادیانی)۔

14 میں تو بس قرآن کی طرح ہوں (مرزا قادیانی)۔

15 قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے (مرزا قادیانی)۔

توہینِ رسول اور توہینِ حدیث

1 قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ حضرت محمد سے بھی بڑھ سکتا ہے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

2 اس (حضرت محمد) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔اب کیا تو انکار کرے گا؟ (مرزا قادیانی)۔

3 ہمارے نبی حضرت محمد کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (مرزا کے زمانہ میں) پوری طرح سے تجلی فرمائی (مرزا قادیانی)۔

4 میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں (مرزا قادیانی)۔

5 اور جو شخص حکم لے کر آیا ہے، اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے (مرزا قادیانی)۔

6 نبی حضرت محمد سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی اور اب میں نے پوری کی (مرزا قادیانی)۔

7 حضرت محمد اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چیزیں اس میں پڑتی ہیں (مرزا قادیانی)۔

8 ہمارے نبی حضرت محمد نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی (مرزا قادیانی)۔

9 یہ بات بالکل درست ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے حتیٰ کہ حضرت محمد سے بھی بڑھ سکتا ہے (اخبار الفضل)۔

10 اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آ جائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو میں دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشن گوئیوں کی نسبت حضرت محمد نے خود اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی (مرزا قادیانی)۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی توہین

1 میں عیسیٰ مسیح کو ہر گز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادہ نہیں دیکھتا یعنی جیسے ان پر خدا کا کلام نازل ہوا مجھ پر بھی ہوا اور جیسے ان کی نسبت معجزات منسوب کیے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ (مرزا قادیانی)۔

2 خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے (مرزا قادیانی)۔

3 ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد (قادیانی) ہے (مرزا قادیانی)۔

4 عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اس روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا (مرزا قادیانی)۔

5 سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کیل کے دبانے یا کسی کی پھونک مارنے کے طور پر ایسا

www.HaqWaliSarkar.com

پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابنِ مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے (مرزا قادیانی)۔

6 نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر اب ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے (مرزا قادیانی)۔

7 ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا اور اپنے نفس کو جذبات سے تو روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے (مرزا قادیانی)۔

8 یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (مرزا قادیانی)۔

9 یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (مرزا قادیانی)۔

10 یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شرابی کبابی ہے (مرزا قادیانی)۔

11 کسی نے مجھے کسی بیماری کے علاج کے لیے افیون کھانے کی صلاح دی تو میں نے کہا کہ نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لوگ مذاق کریں گے کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی نکلا

(مرزا قادیانی)۔

12 حضرت مسیح کا خاندان نہایت پاک اور مطہر تھا سوائے تین دادیوں اور نانیوں کے کہ وہ زنا کار تھی اور کیسی عورتیں تھیں جس کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگا۔ آپ کا کنجریوں کے ساتھ میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے (مرزا قادیانی)۔

13 یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہوکر پھر نیشن زنی سے باز نہیں آتے اور اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگادے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں کوئی بات بھی حرام نہیں (مرزا قادیانی)۔

14 خدا نے اس امت میں مسیح موعود (یعنی مجھے) بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوا ہے وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا (مرزا قادیانی)۔

15 پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا۔ پھر تو یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو (مرزا قادیانی)۔

16 اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے (مرزا قادیانی)۔

17 ایک فارسی شعر کا ترجمہ

یہ میں ہوں جو بشارتوں کے مطابق آیا ہوں۔ عیسیٰ کی کیا مجال کہ وہ میرے منبر پر پاؤں رکھ سکے (مرزا قادیانی)۔

18 اور آپ (عیسیٰ) کے ہاتھ میں مکروفریب کے سوا اور کچھ نہ تھا (مرزا قادیانی)۔

19 مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا (مرزا قادیانی)۔

20 اگر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا ان (حضرت عیسیٰ) کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت گزرنے پر پھر فوت ہو گئے ہوں گے (مرزا قادیانی)۔

21 بات صاف ہے کہ اگر مسیح زندہ ہوتے تو ان کو کھانا کھانا ضروری تھا (عقیدہ قادیانی)۔

22 یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں اور یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں (مرزا قادیانی)۔

23 (حضرت عیسیٰ) بہت سا عمر کا حصہ معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدا کی یاد آ گئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدا کی طاقتیں ساتھ نہ تھیں اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا (مرزا قادیانی)۔

24 پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی تخم ریزی مسیح نے کی (مرزا قادیانی)۔

25 اگرچہ خدا کا فضل مجھ پر اس (عیسیٰ) سے بہت ہی زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اس کے کام سے بہت بڑھ کر ہے (مرزا قادیانی)۔

26 بے شک وہ (حضرت عیسیٰ) خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا مگر مجھے خدا نے اس سے برتر مرتبہ عطا کیا (مرزا قادیانی)۔

27 حضرت عیسیٰ کی تین پیشن گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں (مرزا قادیانی)۔

28 یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ کے جانور بنا دیتا تھا (مرزا قادیانی)۔

29 یورپ جو زناکاری سے بھر گیا ہے اور جو بے حیائی وفحاشی وہاں پھیلی ہوئی ہے یہ یسوع (حضرت عیسیٰ) کی تعلیم ہے اور کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا (مرزا قادیانی)۔

30 وہ مسیح ایک خاص قوم کے لیے آیا ہے اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا، اس کے آنے سے ابتلاء اور فتنہ بڑھ گیا (مرزا قادیانی)۔

31 اللہ کسی طرح ایسے شخص کو دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا (مرزا قادیانی)۔

توہینِ انبیاء وصحابہ واولیاء

1 اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز نبی گزر چکے ہیں ایک

www.HaqWaliSarkar.com

ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں سو وہ میں ہوں (مرزا قادیانی)۔

2 اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ہوں، یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اس کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی میں خدا کا رسول پیرا ہوں۔سو ضروری ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں ضرور پائی جائے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو (مرزا قادیانی)۔

3 اشعار کا ترجمہ (مرزا قادیانی)

انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں — میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں
میں آدم ہوں اور احمد مختار بھی ہوں — میں تمام نیکیوں کے لباس میں ہوں
خدا نے ہر نبی کو جو جام دیا ہے — وہ تمام کے تمام مجھے دے دیے ہیں
ہر نبی میری آمد سے زندہ ہو گیا — ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے
مجھے اپنی وحی پر مکمل یقین ہے — جو جھوٹ کہے وہ لعین ہے

4 اللہ نے مسیح موعود کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے افضل ہیں اور صرف حضرت محمد کے نائب ہو کر ایسے مقام پر پہنچے ہیں کہ نبیوں کو بھی اس کے مقام میں رشک ہے (مرزا محمود احمد قادیانی)۔

5 پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا اور اس امت

کے یوسف کی بریت کے لیے 25 برس پہلے ہی اللہ نے آپ گواہی دے دی اور نشان دکھلائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریت کے لیے انسانی گواہی کا محتاج ہوا (مرزا قادیانی)۔

6 میرے ایک محب تھے جو اس وقت مولوی فاضل بھی ہیں اور اہلِ بیت مسیح موعود کے خاص رکن ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک دفعہ فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ حضرت محمد کی بھی اتنی پیشن گوئیاں نہیں جتنی مسیح موعود کی ہیں، پھر انہوں نے ایک اور بھی ایسا ہی دکھ دینے والا فقرہ بولا کہ ابوبکر وعمر کیا تھے وہ تو حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے (حکیم محمد حسین)۔

7 بعض کم تدبر والے صحابی جس کی عقل وفہم اچھی نہیں تھی وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کی پیشن گوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے جیسا کہ ابتدا میں ابو ہریرہ کو بھی یہ دھوکہ لگا ہوا تھا اور اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور عقل و فہم کی کمی کی وجہ سے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا (مرزا قادیانی)۔

8 جو شخص قرآن پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے (مرزا قادیانی)۔

9 بعض نادان صحابی جن کو عقل وفہم سے کچھ حصہ نہ تھا (مرزا قادیانی)۔

10 پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو (مرزا قادیانی)۔

11 اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا) نے امام حسین اور حسن سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں (بے شک) اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا (مرزا

www.HaqWaliSarkar.com

قادیانی)۔

12 میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔بس فرق کھلا کھلا ہے (مرزا قادیانی)۔

13 مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے (مرزا قادیانی)۔

14 اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے (مرزا قادیانی)۔

15 مسیح موعود نے کہا کہ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔لوگ اس کے معنیٰ یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود نے فرمایا میں سو حسین کے برابر ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے (اخبار الفضل)۔

16 کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے اور حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں (مرزا قادیانی)۔

فرمانِ عالی شان حضور خواجہ جی حق ولی سرکار

پاکستان کسی ذات، برادری، فرقہ، قوم، زبان، علاقہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایمان کی بنیاد پر حاصل کیا جانے والا ملک ہے اور دنیا کے تمام اہل ایمان کی جائے پناہ ہے۔یہی فلسفہ دنیا کے دیگر ممالک کو فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

امیر ملت اور فتنۂ قادیانیت

جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا یعنی یہ دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں تو عام مسلمانوں میں زبردست ہلچل مچ گئی اور تمام علماء کرام اور بزرگانِ دین اس فتنہ کی سرکوبی میں مشغول ہو گئے۔ حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ ان میں سرفہرست تھے کہ آپ نے اس سلسلہ میں مسلمانوں میں بہت تبلیغ کا کام کیا، مختلف علاقوں میں جا کر بے شمار جگہوں میں جلسے منعقد کرتے اور ان میں مرزا قادیانی کے اس جھوٹے دعویٰ سے آگاہ کرتے اور لوگوں کو ختم نبوت کے معنیٰ سمجھاتے اور دینِ حق کی تبلیغ فرماتے۔ اس کے علاوہ جلسوں میں مختلف علماء کرام سے بھی تقریریں کرواتے اور ان جلسوں کا خرچہ بھی آپ خود اپنی جیب سے برداشت کرتے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مرزا قادیانی جس شہر میں بھی جاتا اس شہر کے مسلمان آپ کو اس شہر میں آنے کی دعوت دیتے اور آپ بڑے شوق کے ساتھ ان کے ساتھ جاتے اور اس شہر میں جگہ جگہ جلسوں کا انعقاد فرما کر لوگوں کو تبلیغ فرماتے۔

جب وہ مرزا قادیانی لاہور آیا تو اس وقت گولڑہ شریف سے حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی مرزا قادیانی کی سرکوبی کے لیے لاہور تشریف لائے کہ آپ بہت جیّد عالمِ دین اور اولیاء کاملین میں ہیں اور آپ کا مزار پاک گولڑہ شریف اسلام آباد میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں لوگوں کو بہت تبلیغ فرمائی حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو چیلنج کیا اور فرمایا کہ تم جھوٹے ہو اور اپنے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے

www.HaqWaliSarkar.com

ہو۔ میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معمولی سا غلام ہوں اور اگر تم میں مجھ سے مقابلے کی جراءت ہو تو میرے سامنے آؤ۔ میں اپنی میز پر قلم اور دوات رکھ کر بغیر ہاتھ لگائے اپنے قلم کو حکم دوں گا کہ قرآنِ مجید کی تفسیر لکھے اور تم بھی اپنی میز پر قلم دوات رکھو اور نبی ثابت کرنے کے لیے اپنے قلم کو لکھنے کا حکم دو، مگر تمہارا قلم کچھ بھی نہ لکھ سکے گا کیونکہ تو جھوٹا اور لعین ہے اور میرا قلم بے شک بغیر میرے ہاتھ کی مدد کے قرآن پاک کی تفسیر لکھے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی دن لاہور میں رہے اور مرزا کو چیلنج کرتے رہے کہ میرے مقابلے میں آؤ مگر مرزا کو ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے مقابلے میں آتا۔ اسی دوران لاہور کے مسلمانوں کا ایک بڑا وفد علی پور سیداں حضرت قبلہ عالم امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور لاہور چلنے کی درخواست کی اور آپ لاہور تشریف لے آئے۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لائے تو اسی دن جمعۃ المبارک کو 22 مئی 1908ء کو آپ نے بادشاہی مسجد میں جمعہ پڑھایا اور پھر مختلف علماء کرام نے تقریریں کیں اور آخر میں آپ نے تقریر فرمائی اور آپ نے دورانِ تقریر فرمایا کہ ”میری عادت پیشن گوئی کرنے کی نہیں ہے۔ البتہ اس سے پہلے نومبر 1904ء میں ایک دفعہ مرزا کے مقابلے میں میری زبان سے چند کلمات پیشن گوئی کے نکل گئے تھے جس کا ایک ایک لفظ اللہ سبحانہ تقدس نے پورا فرمایا اور اس کے مطابق تھوڑے ہی عرصے کے بعد مرزا کا حواری عبدالکریم ذلت کی موت مر گیا اور اب پھر میرے دل میں بار بار یہ خیال آرہا ہے جس کو میں باوجود کوشش کے ضبط نہیں کر سکتا اور وہ خیال یہ ہے کہ مرزا قادیانی عنقریب ذلت اور رسوائی کی موت مرے گا اور تم سب لوگ اس کی ذلت اور رسوائی کی موت کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھو گے“۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس جلسے میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''اگر مرزا قادیانی میرے سامنے آ کر اپنے نبی ہونے کے دعویٰ کو ثابت کر دے یا میرے سامنے کسی بھی قسم کی یا کوئی بھی روحانی طاقت دکھا دے تو میں اس کو پانچ ہزار روپے نقد بطور انعام دینے کے لیے تیار ہوں'' اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''جب تک مرزا قادیانی یہاں سے نہیں چلا جائے گا میں لاہور سے نہیں جاؤں گا''۔ جلسے کے بعد آپ نے جلسے کے لوگوں سے پوچھا کہ وہ جھوٹا اور لعین مرزا قادیانی جو نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے وہ کہاں رہتا ہے کیونکہ وہ ہمارے سامنے آنے کی ہمت کیا کرے گا چلو ہم خود اس کے پاس چلتے ہیں۔ مسلمانوں نے عرض کیا کہ وہ خواجہ کمال الدین کے مکان میں قیام پذیر ہے۔

ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو کہا کہ شاہ صاحب میں واپس جاتا ہوں اور آپ مرزا قادیانی کے خلاف اپنا کام جاری رکھیں۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ آپ مجھے اکیلے چھوڑ کر واپس کیسے جا سکتے ہیں لہٰذا آپ میرے ساتھ ہی رہیں اور اس کام میں میری مدد کریں۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں تو گھر سے اس مرزا کے شکار کے لیے آیا تھا مگر اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ شکار میرے مقدر میں نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کے مقدر میں لکھا ہے لہٰذا آپ یہاں ٹھہریں اور اپنے اس کام کو مکمل فرمائیں اور میں واپس جاتا ہوں اور پھر اگلے روز حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ واپس گولڑہ شریف تشریف لے آئے۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت کے خلاف تبلیغ و کوششیں بہت تیز فرما دیں۔ کمال الدین کی رہائش جہاں مرزا قادیانی ٹھہرا تھا، کے بالکل سامنے ایک بہت بڑا

باغ تھا جہاں حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ایک بڑا اور شاندار اسٹیج بنایا گیا اور روزانہ شام کو وہاں جلسہ کا اہتمام کیا جاتا۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ وہاں روزانہ مغرب سے پہلے تشریف لاتے اور مغرب کی نماز پڑھاتے اور پھر اس کے بعد وسیع پیمانے پر سب حاضرین کے لیے لنگر شریف کا اہتمام ہوتا اور پھر عشاء کی نماز کے فوراً بعد سے نصف شب تک یہ جلسہ جاری رہتا۔ اس جلسے میں حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر بہت سے علماء کرام بھی آتے اور لوگوں کو بیان فرماتے اور آخر میں حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ خود ختمِ نبوت پر بیان فرماتے اور لوگوں کے ایمان کی کیفیت میں وجدان پیدا ہوتا۔ پھر آپ مرزا قادیانی کو مقابلے میں آنے کی دعوت دیتے مگر مرزا قادیانی کو کبھی بھی آپ کے سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ان تمام جلسوں اور لنگر شریف کے اخراجات اور علماء کرام کے آنے جانے اور قیام و طعام کے بھی تمام اخراجات حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ خود فرمایا کرتے تھے۔

یہ جلسے تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے اور پھر آخر کار 25 اور 26 مئی کی درمیانی رات کو جلسے میں حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا کہ "میں مرزا قادیانی کو چوبیس گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں کہ وہ آکر میرے ساتھ مباہلہ کرے۔ پھر فرمایا کہ میں آپ سب لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے وہ میرے مقابلے کو نہیں آئے گا کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور آخری نبی ہے اور میں صدقِ دل سے اپنے اس سچے نبی کا ایک غلام ہوں اور سن لو کہ اللہ سبحانہ تقدس آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب و محبوب کے صدقے میں اس جھوٹے اور لعین اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے نجات عطا فرمائے گا"۔ اس بات پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

آپ کے اس فرمان کے تھوڑی ہی دیر کے بعد مرزا کو ہیضہ ہو گیا اور وقت

www.HaqWaliSarkar.com

گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اس مرض میں زیادہ شدت آتی گئی اور پھر یہ حال ہو گیا کہ اس کو بار بار قے بھی آنے لگی اور قے میں سے بھی نجاست یعنی پاخانہ برآمد ہوتا تھا۔ پھر بالآخر رات گزرنے کے بعد 26 مئی کی صبح کو ہی وہ بدبخت اپنی ہی نجاست میں گرا اور مر گیا اور یوں مسلمانوں کو اس جھوٹے اور لعین سے نجات مل گئی۔ جلد ہی یہ خبر پورے لاہور میں پھیل گئی اور مسلمانوں نے اس بات کی بہت خوشی منائی اور جب حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو مرزا قادیانی کی خبر ملی تو آپ نے اللہ سبحانہ تقدس کا بے حد شکر ادا کیا اور شکرانے کے نوافل پڑھے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس فتنے کا فیصلہ فرما دیا۔

اس کے بعد زیادہ تر قادیانیوں نے توبہ کر کے دوبارہ اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوئے اور جو قادیانی بچے وہ آپ کی مخالفت پر اتر آئے اور ساری زندگی آپ کی زبردست مخالفت میں لگے رہے مگر آپ مکمل ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور مسلمانوں کو قادیانیت سے بچاتے رہے۔ یوں حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس سے اللہ سبحانہ تقدس نے مسلمانوں کو اس فتنہ سے نجات عطا فرمائی۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سرِ عام مباہلہ میں یہ بات لوگوں کے سامنے ظاہر کر دی کہ مرزا جھوٹا اور لعنتی ہے لیکن مرزا قادیانی خود تو مر گیا مگر ایک فتنہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اس کے چند پیروکار چھپے چھپے آہستہ آہستہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے اور اسلام دشمن طاقتوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اور بے حد مالی امداد بھی کی اور مکمل طور پر سیاسی تعاون بھی کیا تاکہ قادیانیت کو اسلام کے خلاف استعمال کیا جا سکے جس سے مسلمانوں کے دل سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و محبت بھی نکل جائے اور دین اسلام کے نام پر ہی دین اسلام کو چھوڑ دیں اور جہاد کے نام سے ہی مسلمانوں کو متنفر کر دیا جائے تاکہ اسلام دشمن

www.HaqWaliSarkar.com

طاقتیں آسانی سے دنیا میں مسلمانوں پر غلبہ پاسکیں اور ظلم وستم کی داستانیں رقم کرسکیں اور پھر بھی مسلمان ان اسلام دشمن طاقتوں کی بجائے مسلمانوں کو مظلوم ہونے کے باوجود برا اور ظالم یقین کرلیں۔ اسلام دشمن طاقتوں کی بھرپور مدد اور حمایت کی وجہ سے آج دنیا میں قادیانیوں کی ایک خاطر خواہ تعداد بن چکی ہے بلکہ اس وقت تو وہ مسلمانوں پر پورا زور لگا رہے ہیں کہ ان قادیانیوں کو مسلمانوں میں شمار کیا جائے اور مسلم ممالک میں ان کو مسلمانوں والے تمام قانونی اور معاشرتی حقوق فراہم کیے جائیں۔ پاکستان میں بھی یہ فتنہ زور پکڑ رہا ہے اور پاکستان میں ختمِ نبوت کے قانون میں ترمیم کی کوشش بھی قادیانیوں کی ہی سازش ہے اور اسلام دشمن ممالک بھی اس کوشش میں ہیں کیونکہ اگر مسلمان ان کو غیر مسلم اور کافر نہیں مانیں گے اور ان کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ جانیں گے تو وہ خود ہی دائرہ اسلام سے نکل جائیں گے اور مسلمان نہیں رہیں گے کیونکہ جو خاتم الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے کسی بھی طرح آنے کا قائل ہے یا اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کو وہ کافر خیال نہیں کرتا تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے یہ عقیدہ لازم ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں اور قیامت تک کوئی بھی نبی نہیں آئے گا اور جس کا یہ عقیدہ نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے۔

آج وہ مسلمان جو دین سے بالکل دور ہیں اور یہود ونصاریٰ اور کفار کی تقلید میں اندھے ہیں اور دین سے متنفر ہیں وہ قادیانیوں کی چکنی چپڑی باتیں سن کر قادیانیوں سے متاثر ہوجاتے ہیں یا پھر قادیانی مفلس ترین لوگوں کو مال ودولت کا لالچ دے کر قادیانیت کی طرف مائل کرلیتے ہیں اور ظلم یہ ہے کہ قادیانی اسلام کے نام پر مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور یہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اللہ سبحانہٗ تقدس ہر مسلمان کو

www.HaqWaliSarkar.com

قادیانیت کے اس فتنے سے محفوظ فرمائے اور ہر مسلمان کو حالتِ اسلام میں ہی موت عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

1973ء میں پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف متعین کی گئی اور یہ دفعہ رکھی کہ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا قانون منظور کیا اور قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ (یہ بھی قادیانیوں کی ایک جماعت ہے) دونوں کو غیر مسلم قرار دیا اور 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس میں کہا گیا کہ مرزائی مسجدوں میں عمل دخل دینے کے اہل نہیں اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی شکل پر نہیں بنا سکتے۔ مینار، منبر، محراب وغیرہ اسلامی شعائر کا استعمال کرنا ان کے لیے شرعی اور آئینی طور پر جائز نہیں ہے۔

ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اس فتنے سے باخبر رہے اور اپنی استطاعت کے مطابق اس فتنے کی سرکوبی کی کوشش کرے اور اس کا ایک بہترین طریقہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و محبت کے متعلق زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرے۔ میرے مرشد پاک کا فرمان عالیشان ہے کہ "حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر امتی پر یہ واجب ہے کہ وہ تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانیت کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت سے آگاہ کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائے کیونکہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت و تعلق نہیں رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔"

www.HaqWaliSarkar.com

امیرِ ملت

اور

قیامِ پاکستان

امیر ملت اور قیام پاکستان

امیر ملت قبلہ عالم حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ کے نہایت عظیم المرتبت درویشِ کامل ہیں اور آپ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی (چورہ شریف ضلع اٹک) کے محبوب ترین مرید اور خلیفہ ہیں۔ حضرت قبلہ عالم حافظ و عالم دین اور محدث بھی تھے۔ آپ کے مریدین کی تعداد بغیر مبالغے کے لاکھوں میں تھی اور ہزاروں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ دینی و روحانی اور علمی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ملک میں مسلمانوں کے حقوق کے لیے بھی سرگرم عمل رہتے تھے اور ایک سیاسی حیثیت بھی رکھتے تھے لہٰذا حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے معاملات میں ہر طرف نگاہ رکھا کرتے تھے اور جو سیاسی قائدین مسلمانوں کے لیے مخلص ہوتے تو آپ ان کی بھلائی کی فکر میں رہتے اور ان کی بہت عزت اور حوصلہ افزائی فرماتے۔

1906ء میں جب مسلمانوں کے سیاسی رہنماؤں نے مسلمانوں کے تحفظ کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ کے نام سے ایک سیاسی تنظیم کا اعلان کیا تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ہی ان کی حمایت اور حوصلہ افزائی فرمائی اور پھر جب 1936ء میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم لیگ کی تنظیم نو کا بیڑا اٹھایا اور دو جداگانہ قوموں کی آواز بلند کی تو سب سے پہلے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ہی ان کو اپنے مکمل اور بھرپور تعاون کی یقین دہانی کروائی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کے بعد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم لیگ کے

استحکام کے لیے کام شروع کر دیا اور دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرمانے لگے کہ مسلم لیگ کی حمایت کریں بلکہ یہاں تک فرماتے کہ سب مسلمانوں پر مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو جانا واجب ہے کیونکہ اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کہ مسلمانوں کے لیے مخلص ہے اور آپ فرماتے کہ دو جھنڈے ہیں، ایک جھنڈا اسلام کا ہے اور دوسرا جھنڈا کفر کا ہے اور اس وقت سیاسی میدان میں اسلامی جھنڈا مسلم لیگ کا ہے لہٰذا ہم بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور سب مسلمانوں کو بھی مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیے۔

صرف یہی نہیں کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھ والوں کو مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کرنے پر آمادہ کیا بلکہ تحریکِ قیامِ پاکستان کی تائید وحمایت کے لیے سارے برصغیر کے دورے اور جلسے فرمائے اور مسلمانوں کو تلقین کی کہ قیام پاکستان کے لیے تمام مسلمان مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کریں۔ مسلم لیگ کے تمام کارکن اور نیشنل گارڈ دوڑ دوڑ کر آپ کے آگے پیچھے پھرتے اور آپ کا ہر حکم خوشی اور عقیدت سے مانتے اور یوں آپ کی کوششوں سے مسلم لیگ کو برصغیر میں بہت جلد ہی ایک مقام حاصل ہو گیا اور تمام مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے اکھٹے ہو گئے۔ تحریک پاکستان کے لیے سفر کے اور تمام جلسوں کا خرچہ آپ اپنی ذاتی جیب سے فرمایا کرتے تھے اور اس کے علاوہ تحریک پاکستان کے لیے سب سے زیادہ فنڈ اور مالی امداد بھی آپ ہی نے فرمائی۔ میری ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی جو کہ بہت عمر رسیدہ تھے انہوں نے بتایا کہ میں نے کافی وقت حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزارا ہے۔ تحریک قیام پاکستان کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ جب حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ جلسوں میں مسلم لیگ کے لیے مالی فنڈ کی اپیل کرتے تو لوگ بڑی محبت اور شوق کے ساتھ کثرت سے مالی تعاون کرتے اور بعض اوقات تو اتنا زیادہ فنڈ

www.HaqWaliSarkar.com

اکٹھا ہوتا کہ اس کو بیل گاڑی پر لاد کر قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھجواتے۔

ایک دفعہ ایک بہت بڑے جلسے میں اسٹیج پر موجود کسی شخص نے جلسے سے مخاطب ہو کر طنزیہ لہجے میں کہا کہ دیکھتے ہیں کہ آج حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کتنا فنڈ دیتے ہیں؟ آپ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ آج جلسے میں سب لوگ مل کر جتنا فنڈ دیں گے اسی قدر میں اکیلا اپنی جیب سے اتنا فنڈ دوں گا۔ بلا مبالغہ یہ بات درست ہے کہ مسلم لیگ میں بہت کثیر تعداد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ اور کوششوں کی وجہ سے شامل ہوئی اور سب سے زیادہ مالی فنڈ آپ کے فرمانے پر لوگوں نے دیا اور خود بھی سب سے زیادہ مالی فنڈ آپ نے مسلم لیگ کو دیا۔

اس کے علاوہ آپ نے سادات کرام، مشائخ کرام اور علماء کرام کو خطوط ارسال فرمائے اور اکثر سے ملاقات فرمائی اور ان کو مسلم لیگ کی بھرپور حمایت اور مدد کرنے پر آمادہ کیا اور ان کو سمجھایا کہ تحریکِ پاکستان میں حصہ لینا اور اس کے لیے کوششیں کرنا دین کا ہی کام ہے لہٰذا اس میں ہر طرح سے بھرپور عملی تعاون کریں۔ آپ کی اس کوشش سے سادات کرام، مشائخ کرام اور علماء کرام نے آپ کے فرمان کی اطاعت کی اور زیادہ تر نے تو خود علی پور سیداں آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر اپنی بھرپور حمایت اور مدد کرنے کی یقین دہانی کروائی۔ لہٰذا تحریکِ پاکستان میں حصہ لینے والوں کی زیادہ تعداد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے ہی اکٹھی ہوئی اور آپ نے اپنے لاکھوں مریدوں کو فرما رکھا تھا کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا جس نے تحریکِ پاکستان میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔ بس تحریک پاکستان میں ہر لحاظ سے سب سے اہم کردار حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ادا کیا اور دیگر مشائخ کرام اور علماء کرام بھی تحریک پاکستان میں سرفہرست

ہیں۔اس کے باوجود پاکستان کے میڈیا اور تعلیمی نظام میں اس پہلو کا ذکر بالکل بھی نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے اگلی نسلیں ان باتوں سے مکمل طور پر لاعلم ہیں اور یہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ہمارا میڈیا اور تعلیمی نظام نہ ہی اپنے مذہب اسلام کے حق میں ہے اور نہ ہی اپنے ملک پاکستان کے حق میں ہے۔اگر ہمارا میڈیا اور تعلیمی نظام اسلام اور پاکستان کے حق میں ہوتا تو پاکستان کا بچہ بچہ جانتا کہ پاکستان بنانے کا مقصد کیا تھا؟اور پاکستان بننے کی روحانی کیفیت کیا ہے؟اور یہ بھی جانتا کہ پاکستان صرف قائداعظم صاحب اور سیاسی رہنماؤں کی کوششوں سے نہیں بنا بلکہ اس میں سب سے زیادہ اہم کردار حضرت قبلہ عالم امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مشائخ کرام اور علماء کرام کا ہی تھا۔

23 مارچ 1940ء کو اقبال پارک لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ہوا اور قراردادِ پاکستان پیش کی گئی تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور مبارک کا تار (خط) بھیجا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ

یہ فقیر اور ہندوستان کے نو کروڑ اہل اسلام دل و جان سے آپ کے ساتھ ہیں اور میں آپ کی کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کی ترقیِ مدارج کے لیے دعا کرتا ہوں۔

1943ء میں جب اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ کسی بدبخت نے بمبئی میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر چاقو سے حملہ کر کے آپ کو زخمی کر دیا ہے تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حیدرآباد دکن میں قیام فرما تھے۔جب آپ نے یہ خبر سنی تو فوراً قبلہ رخ بیٹھ کر قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحت وسلامتی اور لمبی عمر اور آپ کی کامیابی کی بہت کثرت سے دعا کی۔پھر اگلے دن آپ نے اپنے ایک مرید کو تحفوں اور ایک خط کے ساتھ قائداعظم

www.HaqWaliSarkar.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ میری طرف سے قائد اعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی تیمار داری کر کے آؤ۔ تحفوں میں قرآن پاک، جائے نماز، تسبیح، شال، دھسہ اور دیگر قیمتی چیزیں تھیں اور آپ نے جو خط ارسال کیا اس کا مضمون یہ تھا کہ

''قوم نے مجھے امیر ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کے لیے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں دراصل وہ میرا کام ہے لیکن اب میں سو سال سے زیادہ عمر کا ضعیف ہوں۔ لہٰذا میرا یہ بوجھ جو آپ پر پڑا ہے اس میں آپ کی امداد کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ آپ مطمئن رہیں اور یہ جو حملہ آپ پر ہوا ہے یہ آپ کی کامیابی کے لیے اچھا ثابت ہوگا اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ آپ کو حصولِ مقصد میں چاہے کتنی بھی دشواریوں کا سامنا ہو آپ بالکل پرواہ نہ کریں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ جس شخص کو اللہ سبحانہ تقدس کامیاب فرمانا چاہتا ہے تو اس کے دشمن پیدا کر دیتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ کے تمام دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے۔ میں اور میرے تمام یارانِ طریقت آپ کے ساتھ ہیں اور آپ بھی عہد کریں کہ آپ اپنے مقصد سے ذرہ بھر بھی نہیں ہٹیں گے''۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مرید یہ خط اور تحائف قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دے کر آئے۔ قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب ذرا صحت مند ہوئے تو چند روز کے بعد اس خط کا جواب ارسال کیا اور شکریہ ادا کیا۔ خط میں قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ

''جب آپ جیسے بزرگوں کی دعا میرے شاملِ حال ہے تو میں اپنے مقصد میں ابھی سے کامیاب ہوں اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی ہی دشواریاں آئیں لیکن میں اپنے مقصد سے پیچھے

نہیں ہٹوں گا اور آپ نے مجھے قرآنِ پاک اس لیے عنایت فرمایا ہے کہ میں مسلمانوں کا لیڈر رہوں لہٰذا جب تک قرآنِ پاک کا اور دین کا علم مجھے نہیں ہوگا تو میں کیا لیڈری کر سکتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ قرآنِ پاک پڑھوں گا اور اس کے لیے میں نے قرآنِ پاک کا انگریزی میں ترجمہ منگوا لیا ہے اور ایسے عالم دین کی تلاش میں ہوں جو مجھے انگریزی میں دین کی تعلیم سکھا سکے۔ جائے نماز آپ نے اس لیے عطا فرمایا ہے کہ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کا حکم نہیں مانتا تو مخلوق میرا حکم کیوں مانے گی لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ مکمل باقاعدگی سے نماز کی پابندی کروں گا اور آپ نے مجھے تسبیح اس لیے ارسال کی ہے کہ میں اس پر درود شریف پڑھا کروں کیونکہ جو شخص اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت طلب نہ کرے تو پھر اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کیسے نازل ہو سکتی ہے لہٰذا میں زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی کوشش کروں گا۔"

جب حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خط کا اردو ترجمہ سنایا گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ قائداعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) میرے دل کی بات اور اشارہ جان گئے اور پھر فرمایا کہ قائداعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ولی اللہ ہیں۔ اس کے بعد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان بنانے کے لیے اور بھی تیز کوششیں فرمانا شروع کر دیں۔ آپ اپنے تبلیغی دوروں اور جلسوں میں مسلمانوں کو پاکستان بنانے کے لیے کوششوں میں حصہ لینے کی ترغیب فرماتے اور سادے سے لفظوں میں فرماتے کہ لوگو! دو پرچم ہیں۔ ایک مسلمانوں کا اور دوسرا کافروں کا اور تم لوگ بتاؤ کہ کس پرچم کے سائے میں رہنا چاہتے ہو۔ تو اس کے جواب میں لوگ دھڑا دھڑ پاکستان کی حمایت کے لیے تیار ہو جاتے اور تحریک قیام پاکستان کے لیے مسلم لیگ میں شامل ہو جاتے۔

جمعیت العلماء ہند اہلسنت والجماعت کی پہلی کانفرنس کا جلسہ مراد آباد (یو۔ پی) میں 1925ء میں ہوا۔ پھر دوسرا جلسہ دس سال بعد بدایوں (یو۔ پی) میں 1935ء میں ہوا اور تیسرا عظیم الشان جلسہ دس سال بعد بنارس (یو۔ پی) میں 1945ء میں ہوا اور ان تینوں جلسوں کی صدارت حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ بنارس کے جلسے کی صدارت کے لیے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب اور ایک بزرگوار شخصیت کے درمیان انتخاب ہوا تو حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب کثیر ووٹوں کے ساتھ صدر منتخب ہوئے۔ جب آپ صدر منتخب ہوئے تو آپ نے اعلان فرمایا کہ میں صدارت کی کرسی حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کرتا ہوں لہٰذا میرا اور میرے تمام حمایتوں کا ووٹ ان کے لیے ہے کیونکہ صدارت کے لیے بہت کام اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور میں اس قدر کام نہیں کرسکتا اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو ہمیشہ سے محنت والے کام کرنے کی عادت ہے لہٰذا ہم سب کی درخواست ہے کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ صدارت قبول فرمالیں۔ اس بیان کی حاضرین نے بھی بھرپور تائید کی اور پھر حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ صدر منتخب ہوگئے۔

اس جلسے میں شمولیت سے پہلے کئی لوگوں نے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی تھی کہ آپ اس جلسے میں مسلم لیگ اور قراردادِ پاکستان کی حمایت کے متعلق بات نہ کیجئے گا کہ کئی علماء آپ کی مخالفت پر اتر آئیں گے لیکن آپ نے سب کی پرواہ کیے بغیر کھلے لفظوں میں اور بڑے جوش وخروش سے مسلم لیگ اور قراردادِ پاکستان یعنی مطالبہ پاکستان کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا اور تمام مسلمانوں کو بے حد تلقین کی کہ وہ بھی مکمل طور پر ہر طرح سے اس کی حمایت اور مدد کریں۔ آپ کی اس گفتگو سے کئی علماء کرام غصے بھی ہوئے اور آپ کی

www.HaqWaliSarkar.com

مخالفت میں جلسے میں تقریریں بھی کیں لیکن پھر بعد میں آپ کی حمایت میں جب بعض علماء کرام نے زوردار تقریریں کیں تو بالآخر جلسے کے تمام حاضرین آپ کی اس بات پر متفق ہو گئے اور سب حاضرین نے مسلم لیگ اور مطالبہ پاکستان کی حمایت اور مدد کا بھرپور اعلان کیا اور پھر پورا جلسہ امیر ملت زندہ باد، مسلم لیگ زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگا۔

ایک دفعہ ایک جلسہ میں بعض لوگوں نے اعتراضاً سوال کیا کہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کا کیسا لیڈر ہے جو کہ غیر مسلموں کی انگریزی زبان بولتا ہے اور غیر مسلموں کے ملک سے پڑھ کر آیا ہے اور انگریزوں کا لباس اور شکل و صورت رکھتا ہے تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تمام اعتراض کرنے والے لوگوں کو ارشاد فرمایا اور سختی سے سمجھایا کہ ''تم نے کون سی اس سے اپنی رشتہ داری کرنی ہے جو اس کے متعلق ایسا پوچھتے ہو۔ ہم نے قائداعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کو اپنا امام، قاضی یا نکاح خواں مقرر نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کا ملک بنانے کے لیے مقرر کیا ہے اور اس معاملے میں وہ ہمارے وکیل ہیں اور تم لوگوں کو اس بات سے کیا سروکار کہ اس کا مذہب و مسلک کیا ہے، یاد رکھو کہ ہم سب لوگ مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک بنانے کے لیے اکٹھے ہیں''۔ پھر حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت میں ایسا بیان فرمایا کہ سب مطمئن ہو گئے بلکہ بعض علماء کرام نے آپ کے بازو پکڑ لیے کہ حضور اب مسئلہ صاف واضح ہو گیا ہے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کرام سے فرمایا کہ

''قائداعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) پاکستان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پاکستان کے مخالفین کان کھول کر بات سن لیں کہ پاکستان بن کر رہے گا کیونکہ بارگاہِ رب العزت

میں پاکستان بننے کی منظوری ہو چکی ہے۔ لہٰذا پاکستان تحفہ الٰہی ہے اور یہ ملک ہم سب مسلمانوں کا ہے اکیلے مسٹر جناح کا نہیں ہے اور یاد رکھو کہ وہ ہم سب مسلمانوں کے وکیل ہیں اور ہم سب مسلمانوں کا کام کر رہے ہیں لہٰذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ قائد اعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا بھرپور ساتھ دے''۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ''اگر میں چراغ لے کر بھی ڈھونڈوں تو مجھے پورے ہندوستان میں ایک شخص بھی جناح صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) جیسا مسلمان نظر نہیں آتا جو اسلام کی ایسی خدمت بجا لا رہا ہو اور اللہ سبحانہ تقدس جناح صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی عمر دراز کرے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے واحد لیڈر ہیں اور واقعی قائد اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں''۔ اس کے علاوہ آپ برملا سب کے سامنے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ''قائد اعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ محمد اقبال صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) دونوں ولی اللہ ہیں''۔

اس دور میں مانکی شریف کے پیر صاحب بہت اہم شخصیت تھے اور ان کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں تھی۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے پر وہ علی پور سیداں آئے اور آپ نے چار روز ان کی بے حد مہمان نوازی کی اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ اب دین اور ملت کی خدمت کی ضرورت ہے اور یہ جو کام قائد اعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کر رہے ہیں وہ کام ہم سب کا ہے لہٰذا آپ بھی ان کی مدد فرمائیں۔ تو پیر صاحب نے عرض کی کہ تحریکِ پاکستان میں آپ جس طرح اور جیسے چاہیں گے میں اس خدمت کے لیے آپ کے حکم سے حاضر رہوں گا۔

لہٰذا انہوں نے اس تحریک میں بہت اہم کردار ادا کیا اور اس دور میں لاکھوں روپے آپ نے اس تحریک کے لیے خرچ کیے اور آپ کے لاکھوں مریدوں نے پاکستان

بنانے کی تحریک میں بہت زیادہ کام کیا۔ایک دفعہ مانکی شریف کے پیر صاحب نے قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مانکی شریف میں دعوت کی اور ایک جلسہ کا اہتمام کیا اور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دعوت دی۔آپ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے نہ جاسکے لیکن آپ نے اپنے صاحبزادے سراج ملّت حضرت سیّد محمد حسین شاہ صاحب کو تحائف، مال وزر اور ایک سونے کا تمغہ جس پر کلمہ طیبہ کندہ تھا دے کر دعوت میں بھیجا اور پیر مانکی شریف نے انہی سے جلسے کی صدارت کروائی اور جب قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلسہ میں آئے تو انہوں نے ان کو بتایا کہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے لیے کامیابی کا سونے کا تمغہ بھیجا ہے۔جب قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو وہ بہت ہی زیادہ خوش ہوئے اور بھرے جلسے میں اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور سینہ تان کر کہنے لگے کہ پھر تو میں کامیاب ہو گیا ہوں اور صاحبزادہ صاحب سے عرض کرنے لگے کہ آپ اپنے دستِ مبارک سے یہ تمغہ میرے سینے پر آویزاں کریں۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے آخری دورہ کشمیر پر تشریف لے گئے تو آپ کو علم ہوا کہ قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی کشمیر میں تشریف لائے ہوئے ہیں تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کی دعوت دی۔قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب بھجوایا کہ یہاں کشمیر میں میں بھی مسافر ہوں اور آپ بھی مسافر ہیں لہٰذا یہاں دعوت کی کیا ضرورت ہے لیکن حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اصرار فرمایا اور پھر ایک بہت ہی پُر تکلف اور شاہانہ دعوت کا اہتمام کیا گیا اور اس میں پینتالیس قسم کے کھانے تیار کروائے گئے۔اس میں قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بے شمار قائدین اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کو بھی بلایا گیا۔جب قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ آئے تو حضرت امیر ملت

رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر ان سے معانقہ کیا اور اپنے بستر پر اپنے ساتھ بیٹھنے کی فرمائش کی۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کیا اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر بڑے ادب سے عرض کرنے لگے کہ حضور! بے ادب کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا کرتے اور میرا مقصد پاکستان بنانا ہے اور میں اس مقصد سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔ ان کے اس جواب پر حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اپنے بستر پر بیٹھ گئے اور قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ جہاں پسند فرمائیں وہیں بیٹھ جائیں تو قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس ہی دوسرے لوگوں کی طرح نیچے قالین پر بیٹھ گئے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تمام کھانوں میں سے تھوڑا تھوڑا کھلایا اور بہت مہمان نوازی کی۔ قائد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ویسے بھی کم خوراک تھے اور اتنے زیادہ کثیر کھانوں کو دیکھ کر حیران بھی تھے اور بار بار کہتے کہ بس کیجئے میرا پیٹ بھر گیا ہے لیکن حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ ہر کھانے میں سے تھوڑا تھوڑا دیتے رہے اور فرماتے کہ آپ ہر کھانا صرف چکھتے جائیں تاکہ آپ کو کشمیری کھانوں کی لذت اور کھانوں کا علم ہو سکے۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب کے سب کھانوں کی تعریف کی اور کہا کہ اگر میرا بس چلے تو کھانوں کو پکانے والے باورچی کو اپنے ساتھ لے جاؤں اور میں نے اپنی پوری عمر میں اس سے زیادہ شاہانہ اور پُر تکلف اور لذیز ترین دعوت آج تک نہیں دیکھی اور بہت خوش ہوئے۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مرشد سمجھتے تھے اور مریدوں کی طرح محبت اور ادب کرتے تھے لیکن اس موقع پر ایک خاص واقعہ بھی پیش آیا کہ دعوت و ملاقات کے بعد قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاموشی کے ساتھ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر باقاعدہ طور پر بیعت بھی ہو گئے اور آپ سے مزید فیوض و برکات

حاصل کیے۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار ہو گئے تھے اور کثرت سے قرآنِ پاک اور درودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ قیام پاکستان کے بعد آپ نے مستقل طور پر شلوار قمیص اور اچکن کو باقائدہ لباس اپنا لیا تھا۔

یہاں پر ایک اور بات کا ذکر کرتا جاؤں کہ علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرید کی طرح محبت اور ادب رکھتے تھے لیکن باقاعدہ طور پر بیعت نہ ہوئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے کیونکہ آپ کے والد محترم بھی سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ اسی وجہ سے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو باقاعدہ بیعت نہ فرمایا لیکن علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بے حد عقیدت و محبت کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ان پر ایسی نظر عنایت تھی کہ علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقام ولایت پر فائز تھے اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ولایت کی کئی بار بشارت فرمائی۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ ایک بار پہلے بھی لوگوں کو تحریک قیام پاکستان اور مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت دینے کے لیے تمام ہندوستان کا دورہ فرما چکے تھے لیکن پھر جب 1946ء میں انتخابات کا وقت آیا تو پھر دوبارہ دوسری بار حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ہندوستان کے دورے فرمائے اور تمام مسلمانوں کو پھر دوبارہ بنفس نفیس اس بات کی یاد دہانی کروائی اور پورا زور دیا کہ ہر مسلمان مسلم لیگ کو لازمی ووٹ دے اور آپ کی اتباع میں آپ کے خلفاء اور خاص مریدین نے بھی ملک میں جگہ جگہ دورے کیے اور سب

www.HaqWaliSarkar.com

مسلمانوں کو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پہنچایا کہ ہر مسلمان مسلم لیگ کو لازمی ووٹ دے۔ اس کے علاوہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت کثیر تعداد میں مشائخ کرام اور علماء کرام کو بھی تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لینے کے لیے تیار کیا اور پھر ان کے حلقہ والوں نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ آپ نے اشتہارات چھپوائے اور اخبارات میں اپنا پیغام دیا اور تمام سفروں، جلسے جلوسوں اور جو بھی جلوسوں میں شامل ہوتے یا جلوسوں کا اہتمام کرتے ان سب کا خرچہ آپ اپنی جیب سے فرماتے تھے۔ یوں ہندوستان کے ہر مسلمان تک حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ پیغام پہنچ گیا اور آپ کی ان کاوشوں سے 1946ء کے انتخابات میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے انتخابات میں کامیابی پر قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مبارک باد کا ایک تار بھیجا جس کے جواب میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک تار بھیجا اور عرض کیا کہ حضور! یہ سب آپ کی ہی ہمت اور دعاؤں کا صلہ ہے اور اب یقیناً پاکستان بن جائے گا اور قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں سے برملا اکثر یہ بات فرمایا کرتے تھے کہ پاکستان بننا حضرت قبلہ عالم امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پاکستان بننے کا جو یقین تھا وہ صرف اور صرف حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس کی وجہ سے تھا اور اس یقین کی وجہ سے آپ سالہا سال پاکستان بنانے کی کوششوں میں لگے رہے اور آپ کی یہ کیفیت مسلمانوں سے چھپی ہوئی نہ تھی کیونکہ اکثر بڑے بڑے جلسوں میں جس میں ہزاروں کی تعداد ہوتی آپ برملا ڈنکے کی چوٹ پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ "میرا ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ حضرت امیر

www.HaqWaliSarkar.com

ملت رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے فرما چکے ہیں کہ پاکستان ضرور بنے گا اور مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ کی زبان مبارک کو ضرور سچا کریں گے"۔

1946ء کے انتخابات میں کامیابی کے بعد حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خط قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا جس میں یہ تحریر تھا کہ

"آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ مسلم لیگ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں سے اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو عطا فرمایا ہے اور باوجود سخت مخالفت کے اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو کامیابی بخشی حالانکہ آپ کے مخالفین نے آپ کی مخالفت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے ضائع کردیے مگر ان کو پھر بھی ذلت اور خواری نصیب ہوئی اور اللہ سبحانہ تقدس نے مسلمانوں کی کامیابی کا سہرا آپ کے سر پر رکھا"۔

14 اگست 1947ء کو جب پاکستان بن گیا تو حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور تحریک پاکستان میں شامل ہونے والے تمام قائدین کو مبارکباد کے تار بھیجے۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مبارک باد کا تار بھیجا اور فرمایا کہ

"ملک گیری آسان ہے لیکن ملک داری بہت مشکل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس آپ کو ملک داری کی توفیق عطا فرمائے۔ اب ہمارا کام ختم ہوا اور اب ملک چلانے والے جانیں اور ان کا کام"۔

لہٰذا اگر یہ بات کہی جائے کہ پاکستان درحقیقت حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی جانی، مالی، روحانی کاوشوں اور دعاؤں سے بنا تو یہ بات سو فیصد درست ہوگی۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر قائدین کے ایمان کی کیفیت اور مضبوطی کا

www.HaqWaliSarkar.com

اندازہ کیجئے کہ ان کو اللہ سبحانہ تقدس کے ایک ولی کامل حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ سے کس قدر والہانہ لگاؤ تھا اور ان پر کس قدر یقین تھا لہٰذا پاکستان حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرات اولیاء کرام کی ایک نشانی ہے اور اس پاکستان کا مقصد یہی تھا کہ ایک ملک حاصل کیا جائے جہاں پر صرف اللہ سبحانہ تقدس کی وحدانیت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و ادب اور اتباع پر کوئی رکاوٹ نہ ہو اور یہاں پر حضرات اولیاء کرام کی عزت و حرمت لوگوں کے دلوں میں قائم رہے۔ پس یہ ملک پاکستان حضرات اولیاء کرام نے بنایا اور انشاء اللہ تعالیٰ جب تک حضرات اولیاء کرام سے محبت کرنے والے موجود ہیں ملکِ پاکستان قائم و دائم رہے گا۔ آمین! ثم آمین!

پاکستان بننے میں جہاں ہندوؤں نے بہت مخالفت کی وہاں یہود و نصاریٰ نے بھی بہت مخالفت کی اور انہوں نے بھرپور کوشش کی کہ پاکستان نہ بنے اور اس کی سب سے اہم وجہ یہ تھی کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بن رہا تھا۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ پاکستان بن جائے گا تو انہوں نے اسے تباہ و برباد کرنے کے لیے اسی وقت سے کوششیں شروع کر دیں اور یہ پروپیگنڈہ پھیلانا شروع کر دیا کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بلکہ آزادی کے لیے حاصل کیا جا رہا ہے کہ یہاں ہر شخص جس طرح چاہے زندگی گزارے۔ لوگوں کے اس پروپیگنڈہ کے جواب میں قائدِ اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

''میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ لوگوں کا ایک طبقہ جو دانستہ طور پر یعنی جان بوجھ کر یہ شرارت کرنا چاہتا ہے اور یہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے پاکستان کے دستور کی اساس شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نہیں کی جائے گی لیکن یاد رکھیں کہ آج بھی اسلامی اصولوں کا زندگی پر اسی طرح اطلاق ہوتا ہے جس طرح تیرہ سو

www.HaqWaliSarkar.com

برس پہلے ہوتا تھا''۔

لیکن یہود و نصاریٰ کی سازشوں کے تحت ایک طبقہ اس بات کے پروپیگنڈہ میں لگ گیا کہ پاکستان کا مقصد دین اسلام نہیں بلکہ ہر طرح کی آزادی ہے جس کو لبرل ازم کہا جاتا ہے اور قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ان کے مرنے کے بعد لوگوں کو یہ بتانا شروع کر دیا کہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آزاد خیال قسم کے انسان تھے اور انہوں نے پاکستان اس لیے بنایا کہ یہاں آزاد خیالی کے ساتھ رہا جائے حالانکہ تحریک قیام پاکستان کا نعرہ ہی پاکستان بننے کے مقصد کو واضح کرتا تھا اور وہ نعرہ یہ تھا کہ

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

اس مقصد کے لیے انہوں نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا دینی محبت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیاء کرام سے محبت کا پہلو لوگوں کی نظروں سے اوجھل کرنے کی بھرپور کوشش کی اور کبھی بھی کتابوں اور سکول کے نصاب میں اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا کہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتنے دین دار تھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیاء کرام سے کس قدر محبت کرتے تھے۔ اگر آج بھی آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو کہ یہود و نصاریٰ کی محبت اور تقلید میں اندھے ہو چکے ہیں وہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک آزاد خیال انسان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بحر حال یہود و نصاریٰ کی پوری کوشش تھی اور اب بھی ہے کہ پاکستان کا وجود ختم ہو جائے اور پاکستان بننے کے بعد یہودیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ پاکستان کا نام و نشان دنیا کے نقشے سے مٹا دیں گے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے پاکستان قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم و دائم رہے گا۔ لہٰذا ہر پاکستانی کو چاہیے کہ قائداعظم صاحب

www.HaqWaliSarkar.com

رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل زندگی کے بارے میں پڑھے اور اپنی نسلوں کو بھی آگاہ کرے۔

جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا کہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ عالم امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور ان کی روحانی کیفیات اور مراتب کے متعلق حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ ہیں'' اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''کوئی قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ بھی کہے لیکن میں کہتا ہوں اور میرا عقیدہ ہے کہ وہ دونوں ولی اللہ ہیں''۔

حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور ہمارے دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''دیکھو جی! حضرت مجدد الف ثانی کی نظر بادشاہ جہانگیر پر پڑی تو اسے ولی اللہ بنا دیا اور حضرت قبلہ عالم امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی نظر قائداعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ محمد اقبال صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) پر پڑی تو انہیں ولی اللہ بنا دیا''۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں نے علامہ محمد اقبال صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور قائداعظم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کو بارگاہِ رسالت میں دیکھا ہے اور سن لو جی کہ دونوں ولی اللہ ہیں'' اور ایک دفعہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''دیکھو جی! میں نے دیکھا کہ بارگاہِ رسالت لگا ہوا ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تختِ انور پر جلوہ فرما ہیں اور صحابہ کرام اور اولیاء کرام حاضرِ خدمت ہیں۔ ایک جانب حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ محمد اقبال صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) حاضرِ خدمت تھے۔ صحابہ کرام نے علامہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

www.HaqWaliSarkar.com

سے فرمایا کہ ہمیں وہ شعر آج پھر دوبارہ سنا دو تو علامہ صاحب کھڑے ہوئے اور بڑی محبت سے یہ شعر پڑھا

کی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جب علامہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ شعر پڑھا تو دربارِ رسالت میں ایک وجدانی سماں ہوگیا اور سبحان اللہ اور درودِ پاک کے ورد کی آوازیں گونجنے لگیں"۔

اس کے علاوہ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کرتے تھے کہ قیام پاکستان سے قبل ایک بزرگ کو خواب میں دربارِ رسالت کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں حاضرِ خدمت ہیں۔ انہوں نے دل میں سوچا کہ یہ فرنگی لباس پہننے والا یہاں دربارِ رسالت میں کیسے آگیا۔ ان کا سوچنا تھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے مخاطب کر کے علی الاعلان فرمایا کہ اس شخص کی فضیلت و اہمیت دنیا دیکھ لے گی۔

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ محمد اقبال (رحمۃ اللہ علیہ) دونوں اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے منتخب شخصیات ہیں اور ان کا انتخاب اللہ سبحانہ تقدس نے امت مسلمہ کی رہبری اور رہنمائی اور پاک سرزمین پاکستان کے حصول کی تحریک کی قافلہ سالاری کے لیے کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان بن کر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے معرضِ وجود میں آنے سے نہیں روک سکتی"۔

لہٰذا قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ عالم

www.HaqWaliSarkar.com

امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محبت و عقیدت اور ان کی نظر سے مقام ولایت پر تھے اور انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم مبارک پر حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر پاکستان بنایا کیونکہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بھی پاکستان بنانے کی کوشش کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا اور پاکستان بننے کی بشارت بھی عطا فرمائی تھی۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1930ء میں ہندوؤں کے منفی رویے اور مسلمانوں کی بے حسی کے سبب دل برداشتہ ہو کر انگلستان چلے گئے تھے۔ علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو واپس لانے کے لیے بہت کوشش کی اور آپ کو خطوط لکھے کہ آپ واپس تشریف لے آئیں اور مسلمانوں کی قیادت کا ذمہ اٹھائیں۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو واپس لانے کے لیے لیاقت علی خان صاحب خود لندن گئے اور آپ سے ملاقات کر کے آپ کو واپس آنے پر قائل کیا۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1934ء میں واپس آئے تو آپ نے اپنے بعض دوستوں سے فرمایا کہ درحقیقت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم پر واپس آیا ہوں کہ وہاں لندن میں ایک رات مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارتِ پاک ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ

”جناح! برصغیر کے مسلمانوں کو تمہاری فوری ضرورت ہے اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم تحریک آزادی کا فریضہ انجام دو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں لہٰذا تم بالکل فکر نہ کرو اور ان شاء اللہ تعالیٰ تم کامیاب ہو گے“۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خواب اپنے چند خاص دوستوں کو سنایا اور تاکید کی کہ میری زندگی میں یہ خواب کسی سے بیان نہ کرنا کیونکہ اکثر لوگ بات کو غلط رنگ دے کر طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک دفعہ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی

www.HaqWaliSarkar.com

باتوں اور مسلمانوں کے حالات کی وجہ سے پریشان تھے تو رات کو خواب میں ان کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو خواب میں ایک جھنڈا عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ کامیابی کا جھنڈا ہے۔

اس کے علاوہ اس دور میں کئی شخصیات کو اور حتیٰ کہ بعض علماء کرام کو بھی خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمائی اور ان حضرات کو تحریک قیامِ پاکستان کے سلسلے میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تعاون و مدد کا حکم ارشاد فرمایا اور ان حضرات نے خواب میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہِ رسالت میں دیکھا۔

لہٰذا پاکستان مسلمانوں کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کا تحفہ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطا کردہ ملک ہے اور یہ پاکستان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں یعنی حضرات اولیاء کرام کا فیضان ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہر پاکستانی کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام سے محبت عطا فرمائے اور اپنے دینِ اسلام اور ملک پاکستان کی محبت میں زندگی اور موت عطا فرمائے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں دین اسلام کا مرکز و قلعہ بنائے بلکہ پاکستان سے یہ فیض ساری دنیا کے مسلمانوں کو عطا فرمائے اور پھر سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو دین اسلام کی محبت میں اکٹھا فرمائے۔ آمین!

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چند فرمودات

1 یہ پاکستان مشیتِ ایزدی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیضان ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاسِ ہند سے حرفِ غلط

www.HaqWaliSarkar.com

کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی آج وہ قوم آزاد ہے اور اس کا اپنا ملک، جھنڈا، حکومت، سکہ ہے اور اپنا آئین و دستور ہے۔ پاکستان تحفۂ خداوندی ہے اور اس تحفہ کی حفاظت ہر پاکستانی مرد و زن، بچے، بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔ (2) میں کون ہوتا ہوں آپ کو آئین دینے والا۔ ہمارا آئین تو ہمیں آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دیا تھا۔ ہمیں تو صرف اس آئین کی پیروی کرتے ہوئے اسے نافذ کرنا ہے اور اس کی بنیاد پر اس مملکت میں اسلام کا عظیم نظام حکومت قائم کرنا ہے اور یہ پاکستان ہے۔

(3) میری آرزو ہے کہ پاکستان صحیح معنوں میں ایک ایسی مملکت بن جائے کہ ایک بار پھر دنیا کے سامنے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سنہری دور کی تصویر عملی طور پر کھنچ جائے۔ اللہ سبحانہ تقدس میری اس آرزو کو پورا کرے گا۔ (4) پاکستان کا منشاء صرف آزادی اور خودمختاری کا حصول نہیں بلکہ وہ اسلامی نظریہ حیات ہے جو ایک بیش قیمت عطیے اور خزانے کی حیثیت سے ہم تک پہنچی ہے جسے ہم نے صرف قائم رکھنا ہے بلکہ ہم توقع کرتے ہیں کہ دوسرے بھی اس کے فوائد اور حصول میں ہمارے شریک ہو جائیں۔ (5) ہم اپنی حکومت قائم کرنے کے لیے علاقہ مانگتے ہیں جس میں ہم اسلامی عدل وانصاف کی تاریخ دہرائیں گے۔ (6) میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ لوگوں کا ایک طبقہ جو دانستہ طور پر شرارت کرنا چاہتا ہے یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ پاکستان کے دستور کی اساس شریعت پر نہیں کی جائے گی۔ آج بھی اسلامی اصولوں کا زندگی پر اسی طرح اطلاق ہوتا ہے جس طرح تیرہ سو برس پہلے ہوتا تھا۔ (7) میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے بنایا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیاد صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

8 مسلمانو! میں نے دنیا بہت دیکھی ہے اور بہت شہرت و دولت حاصل کی۔ اب مجھے زندگی میں ایک ہی تمنا ہے کہ سب مسلمانوں کو آزاد اور خود مختار دیکھوں۔ میری خواہش ہے کہ جب میں مروں مجھے یہ تسلی اور اطمینان حاصل ہو کہ میرا ضمیر اور میرا اللہ اس بات کے گواہ ہوں کہ جناح نے اسلام سے بے وفائی اور غداری نہیں کی اور اس نے مسلمانوں کو آزادی دلانے، ان کا دفاع کرنے اور منظم کرنے میں اپنا فرض پورا پورا ادا کر دیا۔ مجھے آپ سے کسی تعریف و توصیف اور گواہی کی ضرورت نہیں۔ میری خواہش ہے کہ دمِ واپس میرا دل، ایمان اور میرا ضمیر گواہی دیں کہ جناح تم نے اسلام کے دفاع کا حق ادا کر دیا اور تم نے مسلمانوں کے دفاع، تنظیم اور اتحاد پیدا کرنے کا فرض ادا کر دیا اور میرا اللہ یہ کہے کہ بے شک! تم مسلمانوں میں پیدا ہوئے اور مسلمان ہی مرے اور تم نے کفر کی طاقتوں کے مقابلے میں اسلام کا پرچم سر بلند رکھا۔ 9 جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو بے حد اطمینان ہوتا ہے کہ یہ بہت مشکل کام تھا اور میں اکیلا اسے کبھی نہیں کر سکتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں تا کہ اللہ سبحانہ تقدس اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔ پاکستان میں سب کچھ ہے اس کے پہاڑوں، ریگستانوں اور میدانوں میں نباتات بھی ہیں اور معدنیات بھی ہیں اور انہیں تسخیر کرنا پاکستانی قوم کا فرض ہے۔ قومیں نیک نیتی، دیانت داری، اچھے اعمال اور نظم و ضبط سے بنتی ہیں اور اخلاقی برائیوں، منافقت، زر پرستی اور خود پسندی سے تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ 10 زندگی کے تمام مسائل کم و بیش ہر ایک جگہ یکساں ہوتے ہیں۔ جس طرح آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اسلامی قوانین کی تاثیر نے عربوں کی مردہ

www.HaqWaliSarkar.com

قوم کو از سرِ نو زندگی کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیا تھا اسی طرح آج ان قوانین کی برکت سے غلام ہندوستان کی قسمت بدلی جا سکتی ہے۔ اسلامی قوانین آج بھی ہندوستان کے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے بین الاقوامی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے مذہب کی بنیاد رکھی جس نے مشرق سے لے کر مغرب تک زندگی کے ہر شعبے میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا اور روحانی، دماغی، سوشل، سیاسی اور اقتصادی پستیوں کو چشم زدن میں رفعت سے آشنا کر دیا۔ آج بھی ہمارے حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پکار پکار کر اپنی طرف بلا رہی ہے۔ کاش! ہم اس آواز کو سن سکیں۔ (11) ہمیں اپنے ملکِ پاکستان کے لیے کسی دستور کے بنانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہمارے پاس بنا بنایا دستور یعنی قرآنِ پاک موجود ہے۔ (12) ہم کیوں متفکر اور پریشان ہیں اور کیوں مایوس ہیں جب کہ ہمارے پاس ایک عظیم کتاب یعنی قرآنِ مجید رہنمائی کے لیے موجود ہے۔ (13) میں نے قرآن مجید اور قوانین اسلامیہ کے مطالعہ کی اپنے طور پر کوشش کی ہے، اس عظیم الشان کتاب کی تعلیمات میں انسانی زندگی کے ہر باب کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ زندگی کا روحانی پہلو ہو یا معاشرتی، سیاسی ہو یا معاشی غرض کہ کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو قرآنی تعلیمات کے احاطے سے باہر ہو۔ (14) ہمارا دین، ہماری ثقافت اور اسلامی نظریات ہمارے آزادی حاصل کرنے کا جذبہ محرکہ ہیں۔ (15) ہم مشیتِ ایزدی کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں ان باطل قوتوں کے ساتھ نبرد آزما ہونے کا حوصلہ اور یقین عطا کیا۔ اگر ہم اپنی رہنمائی اور اپنا جذبہ قرآنِ مجید سے حاصل کریں تو میں پھر یہ کہتا ہوں کہ آخری فتح ہماری ہوگی۔ (16) یاد رکھیے کہ ہم ایک ایسی ریاست بنا رہے ہیں جو ساری اسلامی دنیا کی تقدیر بدلنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی لہٰذا ہمیں ایک وسیع تر نقطہ نظر درکار

www.HaqWaliSarkar.com

ہے۔ایک ایسا وسیع تناظر جو صوبائی حدود، تنگ نظر قوم پرستی اور نسل پرستی سے ماوراء ہو۔

17 پاکستان ایک زندہ حقیقت ہے ایک ایسی حقیقت جس کا دوست اور دشمن سب اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔اب پاکستان بن چکا ہے اور پاکستان کا مستقبل روشن ہے۔ میری روح کو تسکین اور اطمینان ہے کہ برصغیر ہند میں مسلمان اب غلام نہیں بلکہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آزاد مملکت کے مالک ہیں جس کے وسائل اور ذرائع لامحدود ہیں اور آج ان کا اپنا وطن ہے جو کہ آزاد اور خودمختار وطن ہے جس کی ترقی کی شاہراہیں وسیع اور مستقبل روشن ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں پاکستان دنیا کا عظیم ترین ملک بن جائے گا۔

18 جب میں محسوس کرتا ہوں کہ میری قوم آج آزاد ہے تو میرا سر عجز و نیاز کے جذبات کی فراوانی سے بارگاہِ رب العزت میں سجدہ شکر بجالانے کے لیے خوشی سے جھک جاتا ہے۔

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان !
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سر زمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم ، ملک ، سلطنت پائندہ تابندہ باد !
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال !
سایۂ خدائے ذوالجلال

www.HaqWaliSarkar.com

المدد یا حق اللہ جل جلالہ — اے میرے اللہ — المدد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر ایک مسلمان کو اپنے دل سے اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور حضرات اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم صبر و شکر کرنے کی اور اپنی نظر اور شرم گاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔

آمین! ثم آمین!

اے اللہ سبحانہ تقدس

میری سوچ میں، میرے علم میں، میرے اعمال میں، میری کیفیات میں، میری تمناؤں اور ارادوں میں اور میری خواہشات اور محبت میں جو کچھ بھی اچھا ہے، بہتر ہے اور تجھے پسند ہے اور جسے تو نے اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمایا ہے، تیری عزت کی قسم! وہ سب کچھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمتوں، شفقتوں، محبتوں اور دعاؤں کے صدقے اور میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی نسبت، محبت، دعاؤں، توجہ و فیوض و برکات کے صدقے صرف اور صرف تیرے فضل و کرم، بخششوں اور بے پناہ رحمتوں کی بدولت ہے۔

اور میری سوچ میں، میرے علم میں، میرے اعمال میں، میری کیفیات میں، میری تمناؤں اور ارادوں میں اور میری خواہشات اور محبت میں جو کچھ بھی برا ہے، غلط ہے اور تجھے ناپسند ہے اور جسے تو نے اپنی پاک بارگاہ میں قبول نہیں فرمایا، تیری عزت کی قسم! وہ سب کچھ صرف اور صرف میرے نفس کی خرابی، شیطان کے وسواس، میرے گناہوں کی خباثت، میری بداعمالیوں، میری گستاخیوں اور میری لاپرواہیوں کے سبب ہی ہے۔

اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے ہر اس بات کے لیے معاف فرما دیا کر جو تجھے پسند نہیں ہے اور مجھے تکبر، ظلم کرنے، ریاکاری، بے حیائیوں، گناہوں، نافرمانیوں، بے ادبیوں اور گستاخیوں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما اور خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین! ثم آمین!

حق اللہ هو

المدد یا حق اللہ هو

اللہ اللہ اللہ

وهو علی کل شیء قدیر

نعرۂ تکبیر
اللہ اکبر

فبای الاء ربکما تکذبن

المدد یا حق اللہ هو

اللہ اللہ اللہ

سچ اللہ هو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ ۝

حق الجبار حق
سچ الجبار سچ

اللہ هو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

حق القہار حق
سچ القہار سچ

اللہ هو

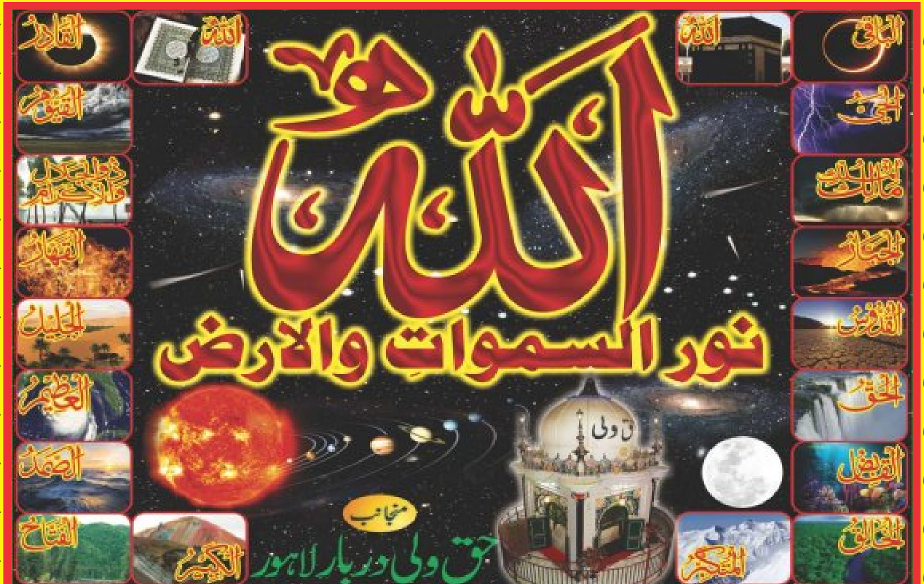

حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

حق خواجہ سچ خواجہ

تنظیم حُرمتِ اولیاء
شہنشاہ صداقت حضرت سیدنا صدیقِ اکبر
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حق ولی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تَنظیم حُرمتِ اولیاء

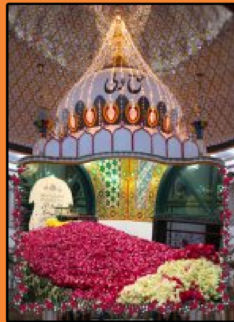

بانیِ تنظیم

نعرہ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفیٰ

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

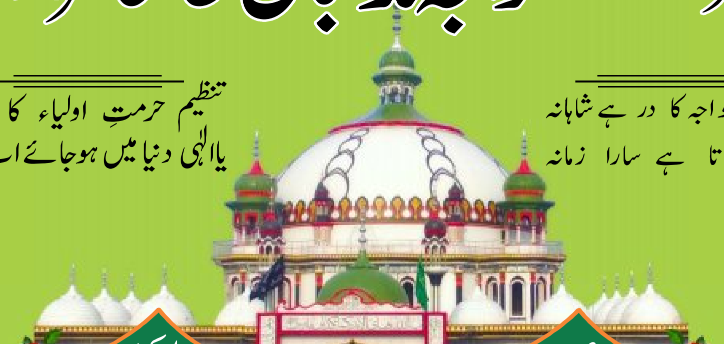

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

1 تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ 2 اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ 3 اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ 4 فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ 5 دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ 6 اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site www.HaqWaliSarkar.com Youtube Channel HaqWaliSarkarOfficial